صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 19 ستمبر 2016ء بمطابق 16 ذی الحج 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر انیتس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُۥ وَلَدٞ وَلَمۡ تَكُن لَّهُۥ صَٰحِبَةٞۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَيۡءٖۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ o ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمۡۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ خَٰلِقُ كُلِّ شَيۡءٖ فَٱعۡبُدُوهُۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ وَكِيلٞ o لَّا تُدۡرِكُهُ ٱلۡأَبۡصَٰرُ وَهُوَ يُدۡرِكُ ٱلۡأَبۡصَٰرَۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلۡخَبِيرُ o قَدۡ جَآءَكُم بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمۡۖ فَمَنۡ أَبۡصَرَ فَلِنَفۡسِهِۦۖ وَمَنۡ عَمِيَ فَعَلَيۡهَاۚ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيۡكُم بِحَفِيظٖ o وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ ٱلۡأٓيَٰتِ وَلِيَقُولُواْ دَرَسۡتَ وَلِنُبَيِّنَهُۥ لِقَوۡمٖ يَعۡلَمُونَ o ٱتَّبِعۡ مَآ أُوحِيَ إِلَيۡكَ مِن رَّبِّكَۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ وَأَعۡرِضۡ عَنِ ٱلۡمُشۡرِكِينَ۔

(ترجمہ): (وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (ہے)۔ اس کے اولاد کہاں سے ہو جب کہ اس کی بیوی ہی نہیں۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ یہی (اوصاف رکھنے والا) خدا تمہارا پروردگار ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (وہی) ہر چیز کا پیدا کرنے والا (ہے) تو اسی کی عبادت کرو۔ اور وہ ہر چیز کا نگراں ہے۔ (وہ ایسا ہے کہ) نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے اور وہ بھید جاننے والا خبردار ہے۔ (اے محمد ﷺ! ان سے کہہ دو کہ) تمہارے (پاس) پروردگار کی طرف سے (روشن) دلیلیں پہنچ چکی ہیں تو جس نے (ان کو آنکھ کھول کر) دیکھا اس نے اپنا بھلا کیا اور جو اندھا بنا رہا اس نے اپنے حق میں برا کیا۔ اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ اور ہم اسی طرح اپنی آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ کافر یہ نہ کہیں کہ تم (یہ باتیں اہل کتاب سے) سیکھے ہوئے ہو اور تاکہ سمجھنے والے لوگوں کے

لئے تشریح کردیں۔ اور جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آتا ہے اسی کی پیروی کرو۔ اس (پروردگار) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور مشرکوں سے کنارہ کرلو۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب منور خان ایڈووکیٹ 19 ستمبر: جناب وجیہہ الزمان 19 ستمبر، میڈم آمنہ سردار 19 ستمبر، میڈم نادیہ شیر 19 ستمبر، جناب شکیل احمد 19 ستمبر، جناب اکرام اللہ گنڈاپور 19 ستمبر، حاجی نور حیات 19 ستمبر، جناب محمد زاہد درانی 19 ستمبر، سردار محمد ادریس 19 ستمبر، جناب گوہر نواز 19 ستمبر، جناب افتخار علی مشوانی 19 ستمبر میاں ضیاء الرحمان 19 ستمبر، منظور ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a ‘Panel of Chairmen’ for the current session:

1. Mr. Sardar Muhammad Idrees;
2. Mr.Sultan Muhammad Khan;
3. Mr. Noor Saleem Khan; and
4. Mr.Wajeeh-uz-Zaman.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: ‘Committee on Petitions’: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a ‘Committee on Petitions’ comprising the following Members under the Chairpersonship of Dr. Meher Taj Roghani, honourable Deputy Speaker:

1. Sardar Muhammad Idrees;
2. Mr. Ziaullah Bangash;
3. Raja Faisal Zaman;
4. Mr. Madam Meraj Humayun;
5. Mr. Fakhar-e-Azam Wazir; and
6. Mr.Ahmad Khan Bahadar.

ہنگامی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پولیس مجریہ 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

جناب سپیکر: عارف یوسف، پلیز آپ اس کو Lay کر دیں۔

Mr. Arif Yousaf (Special Assistant for Law): Thank you, Sir. I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Police Ordinance, 2016, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid. Minister for Law, Mr. Arif Yousaf, please, Mr. Arif Yousaf.

Special Assistant for Law: One minute, Sir.

Mr. Speaker: Leave for granting extension in period to present the Item No. 10, report، رپورٹ کو Present کرنا ہے، اس کے لئے ایک Leave، extension of time, please.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

(خیبر پختونخوا وسلبلوورز پروٹیکشن و ویجلنس کمیشن مجریہ 2016)

Special Assistant for Law: Ji, thank you Sir. On behalf of Chief Minister, I beg to move under rule 94 (1) of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of the Business Rules 1988, that the time of the presentation of the report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa Whistleblower Protection and Vigilance Commission Bill, 2016, may be extended till date.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the present report of the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

(خیبر پختونخوا وسلبلوورز پروٹیکشن و ویجلنس کمیشن مجریہ 2016)

Mr. Speaker Mr. Arif Yousaf, please.

Special Assistant for Law: Thank you, Sir. On behalf of the Chief Minister, I beg to present the Khyber Pakhtunkhwa, Whistleblower Protection and Vigilance Commission Bill 2016, as reported by the Select Committee.

Mr. Speaker: It stands presented. Please.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کی روشنی میں مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا وسلبلوور زپروٹیکشن وِیجلنس کمیشن مجریہ 2016)

Special Assistant for Law: On behalf of the Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Whistleblower Protection and Vigilance Commission Bill 2016, as amended by the Select Committee, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Whistleblower Protection and Vigilance Commission Bill, 2016, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage, since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 17 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 17 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill. Passage Stage: Arif Yousaf Sahib! Please.

Special Assistant for Law: Thank you Sir. I, beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Whistleblower Protection and Vigilance Commission Bill, 2016 may be passed.

(Interruption)

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ ما وئیل که منسټر صاحب مناسب گڼړی چې دا کوم بل اوس Passing Stage ته راغے ، په دې باندې هاؤس لږ بریف کړی نو ډیره زیاته مهربانی به وی۔ د هاؤس ټول ممبران په نوټس کښې به هم دا خبره راشی، په نظر کښی به هم دا خبره راشی نو بیا به Passing Stage ته لاړه شی۔

جناب سپیکر: دا ډیره ښه خبره ده او زما خیال دے چې دا پراسیس اوکړو نو لاء منسټر چې دے نو هغه ته مونږه دا ریکویسټ کوؤ چې بیا باقاعده هاؤس ته چې دے نو دوئ په دې باندې بریفنگ ورکړی۔

جناب سردار حسین: نه جی نه، چونکه دا خو اوس پاس کوؤ مونږه کنه جی، چې اوس مونږه پاس کوؤ۔۔۔

جناب سپیکر: د سلیکټ کمیټئ رپورټ دے کنه، د سلیکټ کمیټئ ټول ممبران په دې باندې دغه دی۔

جناب سردار حسین: نه جی نه، دا خو د هاؤس پبلک پراپرټی ده اوس کنه۔

Mr. Speaker: Mr. Mehmood Ahmad, can you please explain? You are the member of Select Committee; you are the member of Select Committee.

جناب محمود احمد خان: مونږ ته دا اووائې چې آیا دا Whistleblower څه شے دے؟ عارف یوسف خو دې هاؤس ته اووائی کنه چې دا Whistle blower څه شے دے او Whistleblower کښې څه Protection ملاؤ شوے دے؟

جناب سپیکر: مسټر عنایت، پلیز۔

جناب محمود احمد خان: پیش کوی ئے دوئ او بریف کوؤ مونږه، عنایت۔

جناب عنایت اللہ {سینئیر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ویسے میرے خیال میں جناب محمود بیٹنی صاحب اس کمیٹی کے ممبر تھے اور موور تھے لیکن By virtue of mover he was sitting in the proceeding of that committee اور مجھے یہ بھی یاد ہے کہ ان کے سامنے یہ سارا الاء Clause by clause پڑھا گیا تھا تو اس لئے کم از کم محمود بیٹنی صاحب کو تو یہ سوال نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ میرا خیال ہے، اگر بابک صاحب کرتے ہیں تو بابک صاحب کا حق بنتا ہے کہ وہ بات کریں لیکن بیٹنی صاحب، وہ اس کمیٹی کے ممبر تھے اور یہ سارا الاء ان کے سامنے Clause by clause پڑھا گیا تھا بلکہ ان کی ایک امنڈمنٹ بھی Adopt ہوئی، دو امنڈمنٹس تھیں ان کی، وہ Adopt ہوئیں اور وہ وہاں Accept کی گئیں۔ Basically whistleblower law کا جو سکرپٹ ہے، وہ یہ ہے کہ جو سرکاری املاک، سرکار کے پیسے اگر کہیں ضائع ہو رہے ہوں اور پبلک انٹرسٹ کو نقصان پہنچ رہا ہو اور وہ کسی بندے کے علم میں آ جائے تو وہ متعلقہ حکام کو وہ رپورٹ کرے گا اور جب وہ رپورٹ کرے گا تو اس کا نام Secrecy میں رکھا جائے گا اور اس کے نتیجے میں سرکار کو جو فائدہ ہوگا، In terms of cash جو فائدہ

ہو گا،اس فائدے کے اندر وہ جس بندے نے انفارمیشن پہنچائی ہو،اس کو حصہ دیا جائے گا، So this is the crux of the law،اس لاء کے اندر پھر آگے دو تین کوئسچنز ممبران صاحبان کی طرف سے اٹھائے گئے جس میں نیٹی صاحب بھی تھے اور سارے لوگ موجود تھے۔

جناب سپیکر: اس میں سردار حسین بابک صاحب بھی تھے،اس کمیٹی کے ممبر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اس میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ اگر کوئی غلط Whistleblow کرتا ہے،اگر کوئی ایسا Whistleblow کرتا ہے کہ جس کے نتیجے میں کسی کی عزت چلی جاتی ہے تو اس کا پھر کیا ہو گا؟ تو اس کے بارے میں بھی ایک پروٹیکشن رکھی گئی ہے کہ اگر کوئی غلط Whistleblow کرے گا So he will have to pay for it.،اگر ثابت ہو جائے گا کہ انہوں نے غلط Whistleblow کی ہے اور اس نے کسی آفیسر کی، کسی Elected representative کی، کسی دوسرے بندے کی عزت کو Damage کرنے کی کوشش کی ہے تو He will have to pay for it،وہ اس کے لئے Pay کرے گا اور Whistleblow کو بھی بے جا تنگ نہیں کیا جائے گا اس کو بھی پروٹیکشن ہو گی، تو یہ دو ایسی چیزیں ہیں کہ جس کے نتیجے میں لوگوں کے اندر تشویش تھی، ممبران کے اندر تشویش تھی تو اس لئے اس کے اندر جو اپوزیشن کی امنڈ منٹس تھیں،ان کو Accept کیا گیا،ان کو Adopt کیا گیا اور اس وقت جو لاسٹ میٹنگ میں میں نے شرکت کی تھی، اس میں یہ جو رپورٹ سامنے آئی ہے، Unanimously جو ہے یہ Recommend ہوئی تھی اور یہ Adopt ہوئی تھی، .So this is the crux of the law اس لاء کے اندر آپ پڑھیں گے تو آپ اسی نتیجے کے اوپر پہنچیں گے کہ جو خدشات تھے،وہ بھی یہی تھے کہ اگر وہ غلط Whistleblow کرے گا تو کیا ہو گا اور اس کو پروٹیکشن کیسے دی جائی گی،اس کا نام Secrecy میں رکھا جائے گا،اس کا نام Disclosed نہیں ہو گا، کسی کو بتایا نہیں جائے گا لیکن سوال یہ اٹھا کہ اگر کسی کے خلاف انہوں نے کیا ہے اور وہ فیصلہ ہوا تو اس سٹیج پر جا کے،آگے کسی سٹیج پر اگر یہ ثابت ہوا کہ انہوں نے غلط Whistleblow کی ہے تو وہ Pay کرے گا اس کے لئے،اگر یہ ثابت ہو جائے گا کہ انہوں نے Malafide کی ہے تو وہ Pay کرے گا اور Crux of the law is کہ اگر کوئی پبلک انٹرسٹ کو نقصان پہنچ رہا ہے اور اس کو Disclose کرے گا تو اس Disclosure کے نتیجے میں اس کو فائدہ ملے گا۔

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for law, Arif Yousaf Sahib-----

(Interruption)

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! آپ تو ممبر تھے نا اس کمیٹی کے؟

جناب سردار حسین: اس کو زیر غور لانے کے لئے پیش کیا گیا ہے، مونږ خو او منله، هغه خو پیش شو، اوس په دې باندې خو مونږه ته د خبرو کولو بیا حق شته ځکه چې---

جناب سپیکر: ویلکم جی، ویلکم لیکن یہ ایک بات ہے کہ آپ ماشاءاللہ سلیکٹ کمیٹی کے ممبر بھی تھے---

جناب سردار حسین: زه د هغې هم وضاحت کوم، زه د هغې وضاحت کوم۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: ظاهره خبره ده چې یو، ایک سلیکٹ کمیٹی بنی---

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): Sir excuse me اس میں اگر انہوں نے کیا ہوتا، Passage Stage سے پہلے ان لوگوں کی امنڈمنٹ کی ہوتی تو پھر ان کا بنتا تھا، ان کو چاہیئے تھا، آپ رولز میں دیکھیں، رولز میں یہ ہے کہ اس سے پہلے وہ کریں گے---

جناب سردار حسین: میرے خیال میں اب یہ پبلک پراپرٹی ہے، آپ کسی ممبر کو روک نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے سردار حسین، آپ مجھ سے بات کریں۔

معاون خصوصی برائے قانون: انہوں نے نہ امنڈمنٹ لائی ہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں، آپ چلو آپ کو میں، جی جی سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: لاء منسٹر صاحب کو یہ سمجھنا چاہیئے یا ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ ابھی پبلک پراپرٹی ہے، ممبران کا استحقاق ہے کہ وہ اس پر تجاویز بھی دے سکتے ہیں، اس کی مخالفت بھی کر سکتے ہیں، اب اس بات کی کوئی تک ہی نہیں بنتی کہ ادھر سے کوئی جواب آئے گا کہ فلاں ادھر موجود تھا، فلاں ادھر، ہاں اگر کوئی موجود تھا وہ اپنا جواب دے گا۔ سپیکر صاحب! ہم یہ سمجھتے ہیں، یہ جو Whistleblower کا قانون ہے اور میں تو عنایت اللہ خان سے یہی توقع کر رہا تھا کہ وہ اسلامی نقطہ نظر سے اس پہ اپنی روشنی ڈالیں کہ ہم تو جاسوس پیدا کر رہے ہیں، جاسوس کیا اس بل کو لانے سے اور اسی بل کو پاس کرنے سے ہم یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ یہاں پر اینٹی کرپشن موجود ہے، یہاں پر احتساب کمیشن موجود ہے، یہاں پر نیب موجود ہے اور جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں، یہ تو اسی معاشرے کی بات ہو رہی

ہے، یہ تو اسی معاشرے کی نقل ہو رہی ہے جو ویلفئیر سٹیٹس ہوتے ہیں جہاں پر سوشل سیکیورٹی ہوتی ہے، جہاں پر لوگ مہذب اور باشعور ہوتے ہیں، اب یہ اس پہ سوچنا چاہیئے کہ ہم میں سے یہاں پر جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں، حکومتی بینچوں پر بیٹھے ہیں یا اپوزیشن بینچوں پر بیٹھے ہیں، سرکاری افسران یا پبلک فگر ہیں، ہمارا معاشرہ ایسا معاشرہ ہے، ہم سارے دیکھ رہے ہیں کہ جب ہم راستے میں جا رہے ہیں پانی کا مٹکا لگا ہوا ہوتا ہے اس کے ساتھ جو گلاس Attach ہوتا ہے، اس کے ساتھ زنجیر باندھا ہوا ہوتا ہے، جب ہم مسجد میں جاتے ہیں تو اپنے جوتے ساتھ لے کر مسجد میں چلے جاتے ہیں، اب یہ موقع فراہم کرنا کسی Layman کو کہ وہ Identify کرے، اسی اماؤنٹ کا 30% اس کو ملے گا یہاں کے لوگ گملے نہیں چھوڑ رہے ہیں فٹ پاتھوں پر، جنگلے نہیں چھوڑ رہے فٹ پاتھوں پر تو یہ کون سے معاشرے کے لئے اور کونسی قوم کے لئے یہ قانون بنتا جا رہا ہے، یہ اس سے ایک بہت بڑا سوشل ایشو بن جائے گا، لوگوں کی دشمنیاں بن جائیں گی، اب ایک بندے پہ اعتماد کرنا یا ایک ایسا Source پیدا کرنا کہ وہ Identify کرے کہ فلاں پبلک فگر نے کرپشن کی ہے اتنی اماؤنٹ کی، لہذا۔۔۔۔

جناب محمد شیراز: کورم پورہ نہ دے، کورم پورہ نہ دے

جناب سردار حسین: جی۔

جناب محمد شیراز: کورم پورہ نہ دے۔

جناب سپیکر: کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے جی۔

جناب سردار حسین: کورم پورہ دے۔

جناب سپیکر: اچھا جی، میرے خیال میں سردار حسین صاحب! اس کو پاس کرلیں تاکہ آگے۔

جناب سردار حسین: نہیں، سپیکر صاحب یہ میرے خیال میں ہم صوبے کے لئے قانون بنا رہے ہیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، میں یہ نہیں کہتا ہوں، مجھے نہیں پتہ کہ حکومت کس نیت اور ہم نیت پر شک نہیں کرتے ہیں لیکن یہ جو طریقہ ہے اور میں عنایت اللہ خان سے Specially ان کا

موقف سنوں گا کہ اسلامی نقطہ نظر سے جاسوسی کرنا، ہم یہاں پہ جاسوسی کے لئے سر ٹیفکیٹ دے رہے ہیں، ان کے لئے ایک شیئر مقرر کر رہے ہیں، آیا معاشرے پہ اس کے کیا اثرات ہونگے، آیا جو ہمارے اہداف ہیں، وہ ہم حاصل کریں گے؟ یہ معاشرے میں دشمنیاں بڑھیں گی، لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو سوچنا چاہیئے، اس طرح کے بل لانا یہ اصلاح کی بجائے معاشرے میں بگاڑ پیدا کریگی، لہذا ہم تو ریکویسٹ ہی کر سکتے ہیں اور اپنی آراء سے حکومت کو اور سپیکر صاحب! آپ کو آگاہ کر سکتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں بھی اس پہ۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان Respond کرے گا، شاہ فرمان صاحب پلیز، دیکھیں یہ تو سلیکٹ کمیٹی میں جا چکا ہے، اس پہ تو Consideration سب کچھ میڈم اس کے بعد آپ کو میں، چلو شاہ فرمان صاحب پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر، یہ پاکستان تحریک انصاف اور Allies کی حکومت کے Vision اور Manifesto کے مطابق Anti Corruption drives کی جو لیجسلیشن ہے جس کے اندر احتساب کمیشن ہے، جس کے اندر Conflict of Interest ہے، جس کے اندر The Right to Information ہے، یہ اس سلسلے کی Fourth Legislation ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ٹرانسپرنسی اس حد تک Ensure کی جائے کہ جو پوری قوم، پوری قوم ایک ہی واویلا رو رہی ہے کہ کرپشن ہے، ملک کے اندر منی لانڈرنگ ہے، جس ملک کے اندر 40% بچے آدھے پیٹ سے سو رہے ہیں، اس ملک کے سیٹیز نز دبئی کے اندر اربوں کی Investment کر رہے ہیں، تو اس کرپشن کو روکنے کے لئے آپ جدھر سے بھی، اس آگ کے اوپر آپ پانی پھینکیں، اس آگ کے اوپر آپ کاربن ڈائی آکسائیڈ پھینکیں، اس آگ کے اوپر آپ ریت پھینکیں، جدھر سے بھی لیجسلیشن ہو لیکن مقصد ہے اس ملک کے اندر کرپشن کا روکنا، اب میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی لیجسلیشن بیٹنی صاحب نے بات کی کہ بریف کریں، وہ ممبر جو نہ صرف سلیکٹ کمیٹی کا ممبر ہے جبکہ وہ امنڈ منٹس بھی لا چکا ہے اور اس کو Word by word پورا ایکٹ یاد ہے، وہ یہ سوال کرتا ہے کہ ہمیں بریف کریں، بریفنگ ایک لفظ ہے اینٹی کرپشن اور Anti Corruption through the people of Pakistan، اب بابک صاحب نے بات کی، اب میں کیا سمجھوں کہ Anti Corruption drive ہم تب شروع کریں کہ جب یہ معاشرہ سویزرلینڈ بن

جائے ،جن لوگوں نے ہمیں ووٹ دیا ،جن لوگوں کے ووٹ کے اوپر ہم Rely کرتے ہیں، Collective wisdom کو مانتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عوام باشعور ہیں، ان ووٹروں کو اگر ہم یہ ڈکلیئر کر دیں کہ وہ اتنے مہذب نہیں ہیں کہ ان کے لئے اس قسم کی لیجسلیشن کی جائے جناب سپیکر!، ہم یہ ماننے کو تیار نہیں ہیں، میں سمجھتا ہوں (تالیاں) میں سمجھتا ہوں کہ عوام بہت ہوشیار ہیں، یہ اور بات ہے کہ بے بس ہیں، یہ اور بات ہے کہ وہ بے بس ہیں اس ملک کے اندر اگر ادارے کام کرنا شروع کر دیں عوام اور کیا کریں ایک پارٹی کو ووٹ دیتے ہیں، پھر دوسری کو دیتے ہیں، پھر تیسری کو دیتے ہیں، پھر چوتھی کو دیتے ہیں، ان بیچاروں کے پاس آپشن کیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر! ہمیں Trust ہے Collective wisdom کے اوپر، ہمیں Trust ہے عوام کے شعور کے اوپر، اور ہم نے اپنے Manifesto کے مطابق جانا ہے، اب جو بھی الزام لگائے گا Whistleblow کرے گا جو بھی بات کرے گا، چاہے آر ٹی آئی کے اندر ہے، چاہے وہ Whistleblower کے اندر ہے، چاہے احتساب کمیشن میں کوئی جاتا ہے شکایت لگانے، طریقہ کار ایک ہی ہے، وہ جرم ثابت کرے گا، صرف کہنے پر نہیں ہوگا، جرم ثابت کرے گا، یہ نہیں کہ کسی نے شکایت لگائی ہے کہ اس نے اتنی چوری کی ہے اور جا کے کوئی اس کو پکڑے گا اور بیٹنی صاحب جو امنڈمنٹ وہ لائے ہیں کہ اگر شکایت کوئی لگائے اور وہ Money recover ہو اور اس کے اندر 30% شکایت کنندہ کو ملے گا تو اگر، Malafide کے اوپر ہے، کوئی کسی کے اوپر الزام لگائے اور وہ بدنیتی کے اوپر ہو اور وہ ثابت نہ ہو اور پتہ چل جائے کہ یہ بدنیتی کے اوپر ہے تو شکایت کنندہ کو 30% pay کرنا پڑیں گے As a damage جس نے جس کی بے عزتی کی ہو، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے جناب سپیکر! کاش ہم اتنے کرپٹ نہ ہوتے، کاش ہم اس ملک کا اتنا پیسہ باہر نہ لیجاتے، کاش عام آدمی آدھے پیٹ سے نہ سوتے تو اس قسم کی شاید ہمیں لیجسلیشن کی ضرورت نہ پڑتی، میں سمجھتا ہوں (تالیاں) میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت کی ضرورت ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت کی ضرورت ہے اور نہ صرف وقت کی ضرورت ہے، میں آج آپ کے سامنے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، میڈیا کے دوست بھی موجود ہیں، چلو گیلپ سروے کرتے ہیں، اس قانون کے متعلق اس پشاور کے تین ہزار لوگوں سے پوچھتے

ہیں، بونیر کے تین ہزار لوگوں سے پوچھتے ہیں، اگر وہ کہتے ہیں کہ یہ قانون نہ بنے تو بے شک نہ بنے اور اگر وہ کہتے ہیں کہ بنے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے سخت قانون بننا چاہیئے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ۔ عارف یوسف پلیز، عارف یوسف پلیز، میں تھوڑا یہ کروں، عارف یوسف پلیز

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پلیز آپ، یہ کل فائنل کریں تاکہ اس کے بعد۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! میری بات سنیں۔

Mr. Speaker: Two minutes, please. Within two minute please

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! یوخو په لیجیسلیشن باندې به اپوزیشن او حکومت دلائل خپل ورکوی ،دا مونږ لیجسلیشن کوؤ او تاسو مونږ دا سې۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، سردار حسین صاحب! یو منټ Let me say some thing، میں نے یہ بل سلیکٹ کمیٹی کو، ہاؤس نے پوری اس پر ڈسکشن کی، ایک سلیکٹ کمیٹی میں ڈسکشن ہوئی ہے پوراMatured ہوا ہے اور سلیکٹ کمیٹی کے بعد یہ آیا ہے ایک پروسیجر ہوتا ہے، اس پروسیجر کے مطابق ہوا ہے، آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیںPlease with two three minute۔

جناب سردار حسین: پروسیجرخو سپیکرصاحب بخښنه غواړم دا دے ، دلته هر ممبر له تاسو موقع ورکړئ چې هغه خپل دلائل ورکړی، چې هغه خپل دلائل ورکړی۔اوس تاسو ته ددې قانون د پاس کیدو ډیر زیات ضرورت دے ، ډیره زیاته تلوار ده نو دا زمونږ مسئله نه ده ، دا د حکومت مسئله ده ، دا د دې هاؤس مسئله نه ده ، مسئله خو د حکومت ده چې هغه پهFingertip کښې هغه قانون پاس کوی، نو دا خو د اسمبلئ د رولز هم سپیکر صاحب! بخښنه غواړمه، منسټر صاحب دا خبره اوکړه، دا خبره کول چې ما ، مونږ دا وایو چې معاشرتی اقدار چې څه دی، زه په هغه معاشره کښې ژوند کومه چې په هغې کښې Already تاسو اوګورئ چې څومره تربګنئ او څومره دشمنئ پرتې دی،زه په هغه معاشره کښې ژوند کومه چې دلته سپیکرصاحب ستاسو هم که دوستان شته دے نو ستاسو دشمنان هم شته دے ، هغوی په هغه میرټ باندې او په هغه پیمانه باندې

دې څيزونو ته په داسې شکل نه ګورى چې په کوم شکل باندې کتل پکار دى چې ما مثال ورکړو د هغه ويلفيئر سټيټ، لهذا دا خو کهلاؤ بيا ميسج دے چې دا خبره کوئ چې دا Anti corruption drive دے ،بيا احتساب کميشن دڅه دپاره دے ،بيا انټى کرپشن دڅه دپاره دے ،بيا نيب دڅه دپاره دے ؟دا زمونږ په دې اسمبلئ کښې دا پبلک اکاؤنټس کميټى چې ده دا دڅه دپاره ده، ددې وطن دا ټولې ادارې بيا دا دڅه دپاره دى؟مونږ دا خبره کوؤ چې دا يو Ideal دا يو تصوراتى وژن دے ، دا خو به دوئ ته زمينى وژن ښکارى خو دا د تصور نه ډ ک يو وژن دے ، لهذا د دې بل پاس کيدو او د دې د لاګو کيدو سره په دې معاشره کښې به د شمنئ سيوا کيږى، په ديکښې به تربګنئ سيوا کيږى، په ديکښې به نفرت سيوا کيږى سپيکر صاحب! تاسو پخپله ګورئ چې دلته په پيښور کښې او په دې ځايونو کښې په روډونو باندې جنګلې اولګوى، ما ذکر هم د هغې اوکړو، هفته پس هغه جنګلې نه وى، هغه ګملې نه وى، دا څه شوې؟ او آيا چې نن تاسو د دې صوبې يو سړى يا يو بشر يا يو فرد له دومره لاقه ورکړئ، دومره طمع ورله تاسو ورکړئ چې په يو کروړ روپو کښې به هغه ته د ريش لکهه روپئ ملاويږى، دا خو داسې معاشره ده ددې نه انکار نشو کولے ، دلته خو په يو لاکه روپئ باندې اجرتى قتل کيږى نو چې د د ريش لاکهو روپو آسرا او طمع تاسو يو سړى له ورکړئ، د چا عزت به محفوظه پاتې شى؟ او تاسو دا خبره کوئ چې مونږ به Compensation ورکوؤ چې د يو سړى Character assassination اوشى، آيا چې د يو انسان کردار، زه دا وايم چې د هغه کردار سوزى اوشى، چې د هغه جامو ته اوشى، آيا کوم قانون به د هغې د پاره راپيدا کوى او کوم Compensation به د هغې د پاره ته راپيدا کوې چې د هغى انسان Character assassination اوشى، تاسو به د هغې ازاله اوکړئ، لهذا سپيکر صاحب! مونږ خو د غه ريکويسټ دے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، نگہت میڈم پلیز، نگہت، نگہت۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، شکریہ۔ جو باتیں بابک صاحب نے کہیں، اس پر Fully طور پر متفق ہوں۔ یہ بل جو ہے جناب سپیکر صاحب! آپ نے دیکھا ہو گا کہ جیسے انہوں نے کہا نیب ہے، احتساب بیورو

ہے،اس کے علاوہ آپ کی پبلک اکاؤنٹ کمیٹی ہے سر، مجھے نہیں سمجھ آتی ہے کہ یہ بل اس اسمبلی میں لایا کس لئے گیا؟ہاں یہ مجھے ضرور لگتا ہے کہ اگلے 2018 کے الیکشن کے لئے یہ پی ٹی آئی نے ایک ایسا بل بنایا ہے تاکہ لوگوں کے کریکٹر پہ اور مجھے بتائیں سپیکر صاحب! میں باقی باتوں میں نہیں جاتی ہوں، مجھے یہ بتایا جائے کہ آپ نے جو اس بل میں لکھا ہے کہ جی اگر وہ بندہ جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ تو ایسی مسجدوں میں لوگ پانچ پانچ سو روپے کے لئے عید کی چاند کی پیشن گوئی کر دیتے ہیں جس سے کہ پورا معاشرہ جو ہے اور پورا ہمارا پاکستان جو ہے وہ Divide ہو جاتا ہے اور جناب سپیکر صاحب! میں اپنی بات کرتی ہوں، فرض کریں اگر میرے پاس کوئی ایک کروڑ روپیہ، میرا کوئی دشمن چلا جاتا ہے کہ جی اس کے پاس ہے مجھے تو عدالتوں میں، مجھے تو لوگوں کے سامنے، میرا تو کریکٹر جو ہے وہ نیگٹو آجائے گا۔ تو جب سچائی سامنے آئے گی جناب سپیکر صاحب، مجھے صرف اس بات پہ ہے، باقی کسی چیز سے نہیں ڈرتے ہیں۔ احتساب ہو جو بھی ہو لیکن جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ جیسے انہوں نے بات کی، یہاں پہ گملے چرائے جاتے ہیں ، تھوڑے پیسوں کے لئے، یہاں پہ جو ہے تو وہ زنجیر لگی ہوتی ہے گلاس کے ساتھ اور ایک بندے کو آپ Straightaway تیس لاکھ روپے دیکر وہ یہ کہتے ہیں کہ جی آپ اس میں حصہ دار بن جائیں اور کل کو اگر وہ ثابت نہیں کر پاتا ہے، جناب سپیکر صاحب! میں اپنی عزت کہاں پہ لیکر جاؤ نگی، میں اپنی بات کرتی ہوں، میں کسی اور کی بات نہیں کرتی ہوں اور یہ بات سب پہ لاگو ہو گا آج تو بڑی خوشی سے ہم یہ بل بھی پیش کر رہے ہیں، پاس بھی ہو جائے گا لیکن مجھے بتائیں کہ میرے کردار کے ساتھ کیا ہو گا، میں اپنے لوگوں کو کیا منہ جا کے دکھاؤ نگی؟ جب صاف ہوتی چلی جاؤ نگی کہ ہاں جی اس نے کچھ نہیں کیا، تو سر! اس میں یہ ہے کہ جناب سپیکر! ہماری عزت کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: عاطف خان، اوکے یہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ آئی ہے، تمام پارلیمانی پارٹی کے لیڈرز اس کمیٹی کے ممبرز تھے اور اپنے لوگوں کے بارے میں اچھا تاثر رکھنا چاہیئے، جی عاطف خان پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب! ایک تو جس طرح آپ نے بتایا کہ Already یہ اس کا پراسیس ہو چکا ہے سارا لیکن جو ممبران صاحبان نے بات کی، میں صرف اپنی رائے دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ دونوں ممبران صاحبان نے کہا کہ

جی یہاں پہ گلاس چوری کر لیتے ہیں لوگ اس کے ساتھ زنجیر باندھنا پڑتی ہے یا اگر مسجد سے لوگ چپل بھی چوری کر لیتے ہیں، یہ حقیقت ہے لیکن اس کی وجہ دیکھیں کہ یہ کیوں ہے؟ صرف یہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی وجہ دیکھیں کہ یہ کیوں ہے؟ یہ غربت ہے اس وجہ سے اور غربت کیوں ہے؟ غربت اس وجہ سے ہے کہ اس ملک میں انتہائی درجے کی کرپشن ہے، آج آپ کرپشن ختم کر دیں کوئی مسجد سے چوری نہیں کرے گا، کوئی کچھ نہیں کرے گا، (تالیاں) یہ ساری چیزیں، یہ ساری چیزیں کرپشن کی وجہ سے ہیں، پاکستان میں کس چیز کی کمی ہے، صرف کرپشن آپ ختم کر دیں اور یہ صرف ہماری کوشش ہے جو ہم چاہتے ہیں کہ کرپشن ختم ہو اور یہ اسی وجہ ہے، میرے خیال میں تو اپوزیشن کو یہ چیزیں لانی چاہئیں کیونکہ یہ تو ہمارے اوپر لگے گا، یہ تو ہمارے اوپر لگے گا کہ جی اس وقت تو میڈم بات کر رہی ہے 2018 کی، 2018 تو بہت دور ہے، یہ تو ہمارے اوپر الزام لگے گا کہ جی اس نے اس ٹھیکے میں پیسے مارے ہیں، اس کام میں فلاں نے ایسا کیا ہے، تو یہ تو ہمارے اوپر لگے گا، ہم اس کے لئے تیار ہیں ہم تیار ہیں، اگر ہم میں سے کوئی چوری کرتا ہے تو میرے خیال میں میں کہتا ہوں کہ یہ تو بہت معمولی سی چیز ہے، میں کہتا ہوں کہ اگر پھانسی کی سزا ہو تو پھانسی کی سزا دینی چاہئے، جو اس ملک کے غریب لوگوں کا پیسہ چوری کرتا ہے، (تالیاں) یہ تو بہت معمولی سا قانون ہے اور جہاں پہ یہ ہے کہ جی اختلافات بڑھ جائینگے تو اختلافات تو پھر اس طرح آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جی الیکشن نہ کروائیں الیکشن میں اختلافات بڑھ جاتے ہیں، سب سے زیادہ تو الیکشن میں اختلافات بڑھتے ہیں اور وہ کبھی زندگی میں ختم نہیں ہوتے، آپ یہ کہیں کہ جی بدنامی ہو جاتی ہے تو بدنامی تو آپ ایف آئی آر کا آپ لوگوں سے اختیار لے لیں کہ جی ایف آئی آر نہ کی جائے کیونکہ یہ لوگوں کی بے عزتی ہو جاتی ہے، اس میں صرف یہ چیز ہے کہ کوئی کسی کو سزا نہیں ملے گی جب تک وہ ثابت نہیں ہو گا تو میرے خیال میں بہت زبردست قانون ہے اور اس سے مزید اگر سخت کیا جا سکتا ہے تو اس کو مزید سخت کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> عارف یوسف، پلیز، عارف یوسف! میرا خیال ہے فائنل پاس کرتے ہیں، جی عارف یوسف۔

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ):</u> جناب سپیکر صاحب! مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب، یہ پاس کرکے اس کے بعد چیف منسٹر صاحب کو موقع دیتے ہیں۔ نہیں، عارف یوسف پاس کر کے میں چیف منسٹر صاحب کو پھر موقع دیتاہوں جی، دی نہ پس،اس کے بعد چیف منسٹر صاحب،دومنٹ جی میں تھوڑا پاس کرلوں تو یہ Whistleblower بس یہ فائنل ہے۔

جناب وزیر اعلیٰ: بس میں دومنٹ بات کرتاہوں۔

جناب سپیکر: اچھاجی،جی بسم اللہ چیف منسٹر۔

جناب وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں،اس میں ایک کمیٹی بنی تھی جس میں سارے پارٹیز کے جو لیڈر ز ہیں،ان کو ہم نے Invite کیا،ان کے نمائندے آئے سب نے ملکر یہ جو بل ہے اس کو کمیٹی سے پاس کر لیاہے اور میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتاہوں اور اپنے دوستوں کو بھی بتاناچاہتاہوں کہ یہ کوئی ہم نے اس سوچ سے نہیں لایا کہ اکیلے بیٹھ کر اور ہم نے رات کے اندھیرے میں اس کو تیار کیا،اس پر بہت ساری میٹنگز ہوئیں Deliberations ہوئیں،اس سے پہلے کمیٹی نے اس کو پاس کر دیا۔جب مجھے پتہ چلااس میں کافی مشکلات تھیں،میں پھر میں نے خود ہیڈ کیااس کو،تاکہ مشکلات کم ہوں،ہم نے پوری کوشش کی کہ کسی کی بے عزتی نہ ہو،کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہواور اگر کوئی چوری کرتاہے وہ پکڑاجائے اور یہ میں تواپنی تقریر میں کہتاہوں،یہ ایک Full stop ہے یاایک مکمل تالا ہے جو ہم نے ڈال دیاہے تاکہ ایک صاف ستھرانظام آپ کو نظر آئے۔پھر دوسری بات ہے،آپ اپوزیشن کے لئے ہم نے راستہ کھول دیاہے، ہمیشہ اپوزیشن الزام لگاتی ہے کہ کرپشن ہے اور یہاں پر یہ گڑ بڑ ہورہی ہے تو آپ کے لئے ہم نے ابھی جو نیا قانون Whistleblower اور بہت سارے راستے کھول دیئے، اگر ہم غلط کام کرتے ہیں تو آپ Easily جاسکتے ہیں بغیر گورنمنٹ کی مدد سے آپ Apply کر سکتے ہیں،آپ پوچھ سکتے ہیں رائٹ ٹو انفارمیشن ہم لائے ہیں کہ ہماری کوئی چیز چھپی نہ ہو،تو ہم نے تو آپ کے لئے بڑی آسانیاں کر دی ہیں کہ آپ ہمارااحتساب جب مرضی ہے کریں اور ہم نے اپنے لئے آسان کر دیا۔اگر یہاں پر سرکار میں کوئی چوری ہوتی ہے،ہمارے اپنوں میں غلط کام ہوتاہے،ہم ان کا پوچھ سکیں،تو میرے خیال میں اس میں مجھے کوئی Suggestion دیں کہ ایسی کوئی Suggestion ہے جس سے مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں، وہ ہم Amend کر دیں گے ابھی بیٹھ کر ہم کوئی فیصلہ کر دیتے ہیں،کوئی ایسی چیز بتائیں جس سے کوئی ایسانقصان

ہو سکتا ہے اور اس کا فائدہ کوئی نہیں تو ابھی بیٹھ کر آپ لوگ بتادیں Suggestion دے دیں، اس میں کوئی، ایسا نہیں ہے کہ ہم کسی کی بے عزتی کریں، ہم چاہتے ہیں کہ صاف ستھرا نظام ہو اور ہمارا ملک کرپشن سے پاک ہو، یہ صرف ہماری سوچ ہے، اس کے علاوہ کوئی اور سوچ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> عارف یوسف، پلیز، عارف یوسف۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین:</u> سپیکر صاحب! زه یو خبره کوم۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پلیز آپ دیکھو۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u> زما یو Suggestion دے سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، وہ تو آپ بعد میں بھی دے سکتے ہیں۔

<u>جناب سردار حسین:</u> چیف منسټر صاحب اووئیل چې که تاسو څه Suggestion را کوئ نو۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر! ایک بات کرنے کی اجازت دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، جو بھی ہے آپ Suggestion دے دیں، آپ باقاعدہ اس کے بارے میں جو امنڈمنٹ پھر لا سکتے ہیں آپ لیکر آئیں، تو میں، عارف یوسف صاحب! آپ پلیز آپ Continue کریں۔

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا وسلبلوور زپروٹیکشن وویجلنس کمیشن مجریہ 2016)

<u>Mr. Arif Yousaf (Special Assistant for Law):</u> Sir thank you, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Whistleblower Protection and Vigilance Commission Bill, 2016 may be passed.

<u>جناب سردار حسین:</u> سر، ایک منٹ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں ایک منٹ، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں پلیز۔ The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Whistleblower Protection and Vigilance Commission Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب ابھی آپ بات کرلیں جی آپ بات کرلیں سردار حسین صاحب، پلیز سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! داسې ده چې ډیر په معذرت سره ډیر په معذرت سره زما دا خیال دے چې وزیر اعلیٰ صاحب ډیر زیاته دفراخدلئ مظاهره اوکړه، ما مخښکې هم په دې فورم باندې خبره کړې وه چې دا لیجسلیشن دا طریقه وی، دهغې نتائج بیا څه وی؟،وزیر اعلیٰ صاحب زما نه تجویز غوښتو مابه دا تجویز ورکوؤ چې دا په نیب باندې دصوبائی حکومت عدم اعتماد وو په نیب باندې دصوبائی حکومت اعتماد نه وو نو احتساب کمیشن ئے جوړ کړو، تجویز بیا زما دادے چې انټی کرپشن اداره Alreadyموجوده، دا نیب به پریږدو دا قامی اداره ده خو دا اینټی کرپشن او دا احتساب کمیشن خو صوبائی ادارې دی پکار داده چې دا صوبائی ادارې بااختیاره شی، چې دې صوبائی ادارو ته اختیار ملاؤ شی، زما دا خیال دے چې کرپشن داسې شے نه دے چې دلته خلق غلا اوکړی، دے به ئے څومره پټوی وی ،دے به ئے څومره وخته پورې پټوی که دا دالیکشن دپاره ځانله خلقو یوه داسې نعره کتلې وی چې ګنی خدائے مه کړه بس داخلق دکرپشن خلاف دے او داباقی خلق کرپټ دے نو زما دا خیال چې خلق په دې خبره پوهیږی، دا میسج ورکول اوزه خو دوزیرانو صاحبانو په دې رویو باندې او په دې Statementباندې حیرانه شومه، داسې، خو نه ده پکار، یو ممبر به پاڅسئی یو وزیر به پاڅسئی چې په پلاننګئی کمیټئی کښی خبره شوې وه دې وزیرانو صاحبانو له او دې حکومت، خو تربیت پکار دے چې دا خو اسمبلی ده، دکمیټئی به پینځه سوه میټنګونه کیږی خو چې کله دې اسمبلئ ته ډرافټ راځی، دلته ایکټ راځی دلته لیجسلیشن راځی، بیا دا دهر ممبر استحقاق دے چې هغه پرې خپله خبره کوی، ددې خبرې څه جواز جوړیږی چې دلته نه یو ممبر پاڅسئی دهغه ځائے نه ورته جواب ملاویږی چې دے خو په دغه کمیټې کښې ناست وو، په هغه کمیټې کښې په یو میټنګ کښې زه هم ناست ووم نو دهغې دا مطلب شو چې دې بل سره اتفاق ما لرو یا ما نه لرو دا ددې ممبرانو استحقاق مجروحه کول چې دی، زه په ډیره بخښنه سره دا خبره کوم چې حکومت دې

د فراخدلۍ نه کار واخلي، حکومت د لوئے زړه نه کار تاسو واخلي مونږ دا خبره کوؤ چې اوس خو اوشو تاسو خو ماله په هغه وخت کښې موقع راکړه چې وائي چې "واده اوشي نو نکريزې په ديوال ټپې"هغه کار خو تاسو اوکړو، مونږ تاسو نه دا توقع ده چې دا کرسئ چې ده دا خو دCustodian of the Houseده، د سپيکر صاحب د حکومت نه سيوا تلوار ده نو بيا سپيکر صاحب خفه کيږی، وائي تاسو مونږ ته خبرې کوئی، مونږ ستاسو نه دا توقع ده چې تاسو د دې ټول هاؤس کسټوډين نئی ،حکومت ته دومره تلوار نه وه او سپيکر صاحب ته ډيره زياته تلوار وه، نو تاسو مهربانی دا کوئ چې مونږه او حکومت يو بل ته پريږدوئی چې خپل دليلونه ورکوؤ يو بل سره حساب کتاب کوؤ انشاءالله تاسو زمونږ د ټولو سپيکر ئی۔

جناب سپیکر: عنایت خان، عنایت خان، پلیز! عنایت خان، میں تھوڑا وضاحت کرتا ہوں کہ کتنا ٹائم دیا، تقریباً تمام پراسیس مکمل ہوا اور میں Appreciate کرونگا بابک صاحب کو، اگر آپ کوئی ایسی امنڈمنٹ لیکر آئیں فلور پہ ،جو اس کا پروسیجر ہے، جی عنایت خان، پلیز۔

جناب عنایت اللہ {سینئیر وزیر (بلدیات)}: میں نے جو بات ابتداء میں کی آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس قانون کا جو Gist ہے اور Crux ہے، اس کا Spirit ہے، وہ بتادوں، وہ میں نے سامنے رکھ دی، اس کے بعد پھر بابک صاحب نے دو تین مرتبہ بات کی اور میں نے بیٹنی صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ جناب سپیکر صاحب! دیکھیں اس ہاؤس کے اندر ایک پروسیجر ہے اور ہاؤس نے اپنے قواعد وضوابط پاس کئے ہوئے ہیں اور یہاں کا جو بزنس چلتا ہے ،وہ انہی قواعد وضوابط کے مطابق چلتا ہے اور اس اسمبلی کے اندر اگر کوئی Legislative piece آتا ہے تو انہیں قواعد وضوابط کے مطابق اس پہ ڈیبیٹ ہوتی ہے اور طریقہ یہ ہوتا ہے کہ بل Introduce ہوتا ہے Introduction stage پہ کوئی ڈسکشن نہیں ہوتی ہے اور Consideration stage پہ پھر تین دن دیئے جاتے ہیں، بل کے لئے ممبران کو اور اگر کوئی ممبر اس میں Interested ہوتا ہے تو وہ اس کے اوپر امنڈمنٹ لاتا ہے، یہ ایک پروسیجر ،ایک طریقہ یہ ہے ،اگر ممبران سمجھتے ہیں کہ یہ امنڈمنٹس قانون نہیں چل سکتا ہے اور اس پہ Further threadbare discussion کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے لئے ممبران پھر اس کو Recommend کرتے ہیں اور

ہاؤس اس کو سیلکٹ کمیٹی کے سامنے ریفر کرتا ہے، میرے خیال میں Introduction stage کے بعد اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سامنے ریفر کیا گیا اور سلیکٹ کمیٹی میں پارلیمانی پارٹیز کے تمام نمائندے موجود تھے اور جو اپوزیشن ممبران کی امنڈ منٹس تھیں، ان کو Accommodate کیا گیا اس کے اندر، پھر اس اسمبلی کی Tradition یہ ہے کہ جب سلیکٹ کمیٹی سے کوئی بل پاس ہو کہ Unanimously آتا ہے تو اس کو یہاں سے پاس کیا جاتا ہے اور پھر اگر اس کے بعد بھی ممبران سمجھتے ہیں کہ اس بل کے اندر سقم موجود ہے تو وہ ان کے پاس وقت ہوتا ہے، وہ امنڈ منٹس لاتے ہیں، یعنی ایسا نہیں ہوتا ہے کہ وہ اٹھ کے بات کرتے ہیں کہ اس قانون کے بارے میں میرا یہ خیال ہے وہ خیال ہے۔ طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے اندر امنڈ منٹس لاتے ہیں، And that is the procedure اور اس پروسیجر کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے ایک ٹھیک پروسیجر اس لاء کے اند چلایا ہے۔ ایک بات بابک صاحب نے ابتداء میں کی، میں اس پر بھی تھوڑا Respond کرنا چاہونگا، انہوں نے شرعی حیثیت سے تجسس کے متعلق بات کی کہ یہ ایک لحاظ سے تجسس ہے اور سورۃ الحجرات کے اندر جو تجسس کی بات کی گئی ہے کہ کسی کو یہ Right نہیں ہے کہ وہ جاکے لوگوں کے ذاتی معاملات کی تجسس کرے تو یہ نکتہ بھی میں نے اٹھالیا تھا، یہ نکتہ میں نے سلیکٹ کمیٹی کے اندر اٹھایا تھا اور میں نے کہا کہ آپ کسی کی ذاتی باتوں کے اوپر کھوج نہیں لگا سکتے ہیں اور پھر ہم اس نتیجے پہ پہنچے ڈیبیٹ کے بعد، ڈسکشن کے بعد ہم اس نتیجے پہ پہنچے کہ اگر کہیں چوری ہو رہی ہے اور چوری بھی ایسی ہو رہی ہے کہ ریاست کی املاک جو ہیں وہ چوری ہو رہی ہیں تو یہ وہ جو سورۃ الحجرات کے اندر حکم ہے کہ آپ لوگوں کے ذاتی معاملات کی تجسس نہ کریں تو پھر یہ ذاتی معاملہ نہیں رہا یہ سٹیٹ کا معاملہ رہا تو اس لئے اس ڈیبیٹ کے بعد میرا اس پہ شرح صدر ہوا، کہ اگر سٹیٹ کی املاک کو نقصان پہنچ رہا ہے، وہ چوری ہو رہا ہے، وہ نقصان اس کا ہو رہا ہے اور اس کے اوپر کوئی رپورٹ کرے تو یہ نکتہ میں نے خود ویسے اٹھایا تھا، یعنی بابک صاحب کی انفارمیشن کے لئے کہ یہ نکتہ میں نے خود اٹھایا تھا اور ڈیبیٹ کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ یہ تو جب سرکاری املاک ہے، سرکاری پراپرٹیز ہیں، سرکاری دولت ہے، وہ اگر ضائع ہو رہی ہے اور اس کو کوئی رپورٹ کرے تو اس میں اس کو حصہ ملے گا۔ تو یہ اس پوری صورتحال کی Explanation ہے، میں Conclude کرتا ہوں جو چیف منسٹر صاحب نے بات کی ہے، وہ یہ ہے کہ یہ اسمبلی ہے اور اس کے اندر

لاز پاس ہوتے ہیں اور ان لاز کے اندر پھر ممبران امنڈ منٹس لا سکتے ہیں یہ لاء اب پاس ہو گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کسی کو بھی نہیں روکا گیا ہے، وہ دس پندرہ دنوں بعد پھر ایک اور امنڈ منٹ لا سکتے ہیں اس کے اندر اور میرا خیال ہے کہ وہ امنڈ منٹ اگر اپوزیشن لے آئی اور وہ معقول ہو اور اس پہ ڈیبیٹ ہو تو اس کو Accept کیا جا سکتا ہے، تو اس لئے اب بھی اس اسمبلی کے اندر اس لاء کے اندر امنڈ منٹ لانے کی گنجائش موجود ہے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان بے چین ہے، میں ایک بات کرتا ہوں جی، پلیز آپ بیٹھ جائیں، شاہ فرمان خان ،ایک منٹ،جی جی چیف منسٹر صاحب اٹھ گئے تو جی جی۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب اٹھ گئے تو،جی جی۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): سپیکر صاحب ! میں صرف ایک بات کی وضاحت چاہتا ہوں جو بابک صاحب نے کہی ہے کہ یہ ادارے ہم کیوں بنارہے ہیں؟ یہ ادارہ کوئی Separate ادارہ نہیں ہے، یہ اگر کوئی چیز دکھائے گا یا بتائے گا تو وہ یا اینٹی کرپشن میں جائے گا کیس یا احتساب میں جائے گا، تو یہ ان کی سپورٹ کے لئے بن رہا ہے کہ وہ یہ ادھر سے بھی سپورٹ آئیگی، عام پبلک سے بھی آئیگی، جنرل کوئی اور بھی اس کے خلاف کوئی دے سکتا ہے تو یہ خود کوئی انکوائری یا کچھ نہیں کرے گا، یہ ادھر ہی جائیگی ان اداروں کو تو انہی اداروں کی سپورٹ کے لئے یہ ادارہ بنا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان ! ایک منٹ مجھے،ایک منٹ بہت اہم بل جو پرائیویٹ طور پر ہم نے پرائیویٹ لونز کے حوالے سے جو ہم نے بل پرائیویٹ طور پر لایا ہے۔جی شاہ فرمان صاحب، چلو۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ اینڈ انجینئرنگ): میرا صرف،جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا یہ، میرے پاس۔۔۔کا تو ایک ہے آپ، کرو۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں صرف دو۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں صرف دو پوائنٹ Explain کرنا چاہتا ہوں ،ایک یہ کہ ہمیشہ جتنے بھی ادارے بنے ہیں، بابک صاحب نے جن کا ذکر کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بابک صاحب کو چھوڑو، آپ خود اپنی بات کرو۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ ان اداروں، ان اداروں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر آپ بات کریں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ان اداروں کو جناب سپیکر! Politicize کے باعث ہونے کا تو یہ واحد قانون ہے جس میں عوام کو ڈائریکٹ اختیار ہے کہ Participate کریں ایک۔ دوسری بات، دوسرا پوائنٹ میرا یہ ہے کہ بابک صاحب نے پورے بل کے اوپر اعتراض کیا، یا تو بندہ امنڈ منٹ لیکر آئے، بات کرے نا، ایک پورے بل کے اوپر آپ Objection کریں کہ یہ نہ آئے تو یہ ذرا زیادتی ہے، بل کے اندر امنڈ منٹ لا کر بات کی جاسکتی ہے، پورے بل کے اوپر، بل کے Concept کے اوپر، بل کے اوپر۔

جناب سپیکر: شکریہ شکریہ، شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اس وقت ہم ایک پرائیویٹ لونز کے حوالے سے جو سود کے حوالے سے ہم نے ایک بل ٹیبل کیا تھا جو تاریخ کا ایک حصہ بنے گا اور میں اس موقع پر آئی جی صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ جیسے بل پاس ہو اور اس کے حوالے سے پورا جو اس کے پاس پاور ز ہیں اس کو استعمال کریں اور اس پر پورا عمل درآمد ہو۔ میں مسٹر فخر اعظم وزیر، مسٹر محمود جان ایم پی اے، مسٹر سلطان محمد خان ایم پی اے اور مسٹر عزیز الملک افکاری، پلیز ون بائی ون، اگر آپ اکٹھے بھی کر سکتے ہیں، ون بائی ون، جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: شکریه سپیکر صاحب! خو دا يو امنډمنټ ما پکښې راوستے دے ، هغه امنډمنټ پکښې۔

جناب سپیکر: ته وړومبے خو دا دغه اووايه ، امنډمنټ وروستو دے ، وړومبے چې کوم دے هغه خو وړومبے راوله کنه۔

جناب فخر اعظم وزیر: هں۔

جناب سپیکر: امنډ منټ وروستو دے ، Consideration د پاره وړومبے پیش کړه کنه۔

غیر سرکاری مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا' پروہیبشن' آف انٹرسٹ آن لونز مجریہ 2016)

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Mr. Speaker Sahib, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Interest on the Private Loans Bill, 2016 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Mr. Mehmood Jan, Mr. Sultan Muhammad Khan, Sultan, please.

Mr. Sulthan Muhammad Khan: Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Interest on Private Loans Bill, 2016 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Izaz-ul-Mulk Afkari, please.

Mr. Izaz-ul-Mulk: Mr. Speaker! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Interest on Private loans Bill, 2016 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Interest on Private loans Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favor of it may say 'Yes'

Members: Yes.

جناب سپیکر: Yes، اس کے اوپر تو پورا Proper yes بولیں، Yes؟

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill,

ابھی آپ Explain کریں کہ آپ کیا امنڈمنٹ کرنا چاہتے ہیں؟ پھر آپ بتادیں۔

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir, I beg to move that in Clause 3, in sub-clause (1), after the words "Lend money" the words "for cars or any other purpose" may be added.

سر! لکه دغه ماچې امنډمنټ راوړے دے، نن سبا سر دا سود چې Actually دے، دا ثوک ډائریکټ نه کوی، دغه د موټر یا بل ثیز په

Payment ورکوی، لکه په ټائم ئے ورکړی چې دا شے مې درکړو په سوله لاکھ ، هغه شے وی د لسو لکھو نو بیا هغه چې کوم خریدار ئے وی، هغه بیا ئے پرې خرڅ کړی په هغه سړی باندې، نو دا یو شکل دے د سود چې نن سبا ټول دا کیږی، ډائریکټ سود ختم شوے دے ، زه به د دې باره کښې لکه کوم چې ما اسلامی د د غې ریسرچ کړے دے ، دا د بیع عینه وائی، بیعانہ ہے کہ آپ کسی ہاتھ کوئی سامان ادھار فروخت کردیں اور پھر وہی سامان اس خریدار سے نقد میں پہلی قیمت سے کم پر خریدیں، په دې باره کښې حدیث نمبر 3462 ابو داؤد۔ هغه دا وائی چې حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم بیع عینیت کروگے اور گائے کے دم کو نہیں چھوڑوگے، گائے کے دم کا مطلب یہ ہے کہ تم جب ہل چلاؤگے اور یہ Payment کروگے تو تم پر اس وقت تک ذلت مسلط کی جائے گی جب تک تم اس کو چھوڑ نہ دے،نو دا سې مختلفې لکه۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے یہ جو امنڈ منٹ،ایک منٹ۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! لکه ما دا وئیل ، سر! ما یو منټ سر، دا یو بل حدیث دے الثناۃ الکبریٰ۔

جناب سپیکر: چلو شکر ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: بل دغه چې کوم دے ، دغه پیج نمبر دے 316 او جلد نمبر 5، او بل دے الموجم الکبیر الطبرانی جلد نمبر 12، صفحه نمبر 432 او بل دے مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 صفحه نمبر 173۔

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب! زه ستا دا امنډمنټ اسمبلئی ته پیش کومه چې آیا دوئی دې سره ایګری دی که نه دی ایګری؟

جناب فخر اعظم وزیر: سر! دا Actually سود دے سر۔

جناب سپیکر: او۔

جناب فخر اعظم وزیر: چې دا کیږی، لکه نن سبا هغه Actually سود چې هغه کوم په دې د هغه کښې ذکر شوے دے ، هغه شے ختم دے ، نن سبا ټول سود په Payment

کیږی او هغه ګاړی ورکوی، موټر سائیکل ورکوی۔ Even موبائل سیټ هم په سود باندې ورکوی، نو زما دا مطلب دے ، دا اسمبلئی ته هم دا درخواست دے او تاسو ته هم دے چې دا حدیث او بلکه دا فتویٰ هم دی، مفتی صاحب ناست دے ، مفتی عبدالغفور صاحب، هغه ته به پته وی، دغه فتوے چې کومې دی، دا یو فتویٰ شامی فتاویٰ شامی دے ، دا زمونږ ابوحنیفه په مسلک باندې دے ، دغه هم دا فتویٰ ورکړې ده ددې متعلق، بله د الشریعه الکبیرالتردید۔۔۔هغه هم مالکیه، د امام مالک په مسلک باندې ده هغه هم ورکړې ده، دا فتویٰ ورکړې ده۔ او بل المعانی دا دے امام حنبل په مسلک هغه هم دې باره کښې فتویٰ ورکړې ده۔

Mr. Speaker: Agreed.

جناب فخراعظم وزیر: زما مطلب دا دے چې دا بالکل سود کښی راځی۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب فخراعظم وزیر: نو دا دې په دیکښی Include کړے شی۔

جناب سپیکر: ټول اسمبلی،زه دا ستا دا امنڈمنټ پیش کومه،

The motion before the House that amendment, Ji Inayat Khan.

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر!زه دیکښی یو عرض کول غواړم۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا مفتی صاحب، غفور صاحب هم ناست دے او، زما دا پوائنټ اوری، دده چې کومه خبره ده، یو داسې ده کنه چې په یو سود داسې، دې، کښی هم اختلاف دے چې یره دا څیز زه په نغدو په یو قیمت باندې خرڅومه او په نټیه باندې په بل خرڅومه ، دا یو نکته ده۔ دویمه داده چې دا څیز دے ، زه مجبوره یمه، ما په نټیه باندې، زه ددې اوونر یمه او تاته وایم چې دا ماله راکړه، دا ، ما تانه په شل لکهه روپئی باندې واخستو، په شل لکهه روپی مې درنه واخستو ځکه چې زه مجبوره یمه او واپس ماته د نغدو پیسو ضرورت وو په اته لکهه مې تاته واپس درکړو دا ایم پی اے صاحب چې کومه خبره کوی، زما په خیال دے دغه خبره کوی، نو دغه څیز که دے وائی نو دا بالکل دے ټهیک وائی

یعنی د دې سود بنیادی طور د دې قانون مطلب هم دغه دے او زما په خیال سره په دے لاء کښی دا Covered دے چرته، خو بهرحال دده د تسلئی دپاره هم دغه امنډمنټ هم پکښی راولئی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آپ پلیز Comments کریں اس پر، مفتی صاحب، مفتی فضل غفور۔

مولانامفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر! عنایت الله خان صاحب چې کومه خبره راپورته کړله چې په نقد باندې یو څیز ارزان خرڅول او په قرض په قسطونو باندې یو څیز ګران خرڅول، دا د سود په زمره کښې نه داخلیږی، د شریعت مسئله هم داده۔ دویمه خبره دوی چې کومه راپورته کړله نو د بارګیننګ په اصطلاح کښې هغې ته Under play وئیلے کیږی، زما په خیال باندې فخراعظم وزیر صاحب هم د هغې څیز حواله ورکوی او هغه بدترین سود دے او زمونږ په دې علاقو کښی ډیر زیات رائج دے چې د هغې د وجې نه زما په خیال نن سبا که د سود د نغدو په صورت کښی څه خبره نشته نو په دغه صورت کښی یو ډیر لوئے دغه شروع دے خو د هغې دپاره که مونږه داسې الفاظ یا داسې قسم جمله په دیکښې روستو د امنډمنټ په شکل کښې راوړو چې هغې سره هغه ټول Cover شی او دغه څیز ورسره شامل شی نو سدباب به ورسره اوشی جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب دې باندې که تا لږ خپله کار اوکړو، په دې باندې لږ ته کار هم اوکړه خیر دے امنډمنټ، ته بله ورځ مونږ ته بیا راوړه هم۔

مولانامفتی فضل غفور: ټهیک شو جی۔

جناب سپیکر: او که څه وی۔

مولانامفتی فضل غفور: ټهیک شو جی، زه به فخراعظم وزیر صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: او دا تاسو اوګورئی چې مونږ دا ټول څیزونه پکښې Cover کړو۔

مولانامفتی فضل غفور: ټهیک شو جی۔

جناب سپیکر: اوس دا زه۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی، او مفتی صاحب، مفتی صاحب ،عنایت خان!

سینئر وزیر (بلدیات): په نغدو باندې د یو څیز یو قیمت دے په او په نسیه ئے بل قیمت دے ، دا مسئله کښې اختلاف موجود دے ، ځنې فقها وائی چې دا سود دے ، ځنې وائی چې نه دے ، دا دے چې کومه خبره کوی، هغه بالکل بدله ده، هغې د پاره الفاظ مناسب راوستل دی چې دا څیز زه مجبوره یمه، تا سره دے ، تا نه ما واخستو په شل لکهه روپئی باندې، ما ته د نغدو پیسو ضرورت دے او واپس مې په هوا هوا تا ته اووئیل چې یره په اته لکهه روپئی نغدو باندې مې په تا درخرڅ کړو، ما له اوس اته لکهه روپئی را کړه، This is somethingelse and probably he is referring to that situation.

جناب سپیکر: جی فخراعظم صاحب۔

جناب فخراعظم وزیر: خبره دا ده چې لکه ما چې کومې حوالې درکړې د قرآن ، د حدیث او د فتاویٰ نه کنه، دا Actually سر! دغه شے دے چې کله ته یو موټر لکه مثال کے طور پر زه کاروبار کوم، ما یو موټر په سړی باندې خرڅ کړو، نو هغه موټر که دے په بل چا خرڅ کړی بیا سود نه دے ، نه، دے واپس په ما خرڅ کړی، دے Actually په موټر نه وی دے په پیسې وی، د پیسې ضرورت وی ورته موټر یو شکل جوړ شی د سود د پاره، دے موټر بیائی هم نه، دے هیڅ هم نه وینی سر۔

Mr. Speaker: Agreed, agreed, okay, okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clauses 4 to 18 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 4 to 18 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 4 to 18 may stand part of the Bill? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against if may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 4 to 18 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

یس سر، یس، آپ لوگ اس پر تو بڑی ٹھیک ٹھاک آواز دیں پلیز۔

غیر سرکاری مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا' پروہیبشن' آف انٹرسٹ آن لونز مجریہ 2016)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Mr. Fakhe-e-Azam.

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Interest on the Private Loans Bill, 2016 may be passed.

Mr. Speaker: Okay, Mr Mehmood Jan, Mr Sultan Muhammad.

Mr. Sulthan Muhammad Khan: Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Interest on Private loans Bill, 2016 may be passed.

Mr. Speaker: Mr. Izaz-ul-Mulk.

Mr. Izaz-ul-Mulk: Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Interest on Private Loans Bill, 2016 may be passed.

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں اس کے حوالے سے، جی اکبر ایوب صاحب، جی اکبر ایوب!

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): میں عرض کر رہا ہوں کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پہ ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ایشو اس پہ کہ اور کیا ہے؟

مشیر مواصلات و تعمیرات: نہیں ایک دوسری بات پہ میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی-----

جناب سپیکر: نہیں، وہ چھوڑ، یہ بل پاس کرکے اس کے بعد کریں گے۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: اچھا جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of interest on Private Loans Bill, 2016 may be Passed? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against if may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(تالیاں)

جناب سپیکر: مبارک، پورے ہاؤس کو مبارک ہو کیونکہ ایک بہت بڑا کام آج اس اسمبلی نے کیا ہے اور میں میڈیا کے اپنے بھائیوں سے ریکویسٹ کروں گا کہ جو دونوں بل آئے ہیں ،اس کو Properly highlight کریں اور خاص کر یہ جو پرائیویٹ سود کے حوالے سے تاکہ پورے پاکستان کو پتہ چلے کہ خیبر پختونخوا اسمبلی نے ،ایک منٹ، ایک قرارداد ہے، وہ میڈم کو میں کہوں گا اس کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا ،تو آج ہمارے لئے اور تمام ایم پی ایز سے ریکویسٹ ہے کہ اس ایشو کے لئے اب اپنا اپنا کردار کریں۔ میڈم نگہت اورکزئی پلیز، ریزلوشنز

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ قرارداد ہے جو کہ میں نے، سردار حسین بابک صاحب نے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ پہلے تو وہ پڑھ لیں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی؟

جناب سپیکر: Rule relax کرنے کے لئے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! آپ مجھے Rule relax کرنے کی اجازت دیدیں ابھی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں تو ٹھیک ہے نا۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124, may be relaxed under rule 240, to allow the honorable Members, to move their resolution? Those who are in favor of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Please, Madam.

قرارداد

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ، یہ قرارداد ہے جو کہ میری طرف سے ہے، سردار حسین بابک صاحب، سکندر خان شیرپاؤ صاحب، محمد شیراز صاحب، فخر اعظم صاحب اور بیٹنی صاحب کی طرف سے ہے

جناب سپیکر صاحب۔ شاہ فرمان صاحب نے بھی اس پہ سائن کئے ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ تمام ہاؤس اس پہ متفق ہے۔ یہ قرارداد کہ چونکہ حکومت نے عوام کے بہتر اور محفوظ سفر کے لئے موٹروے کی تعمیر کو ایک احسن اقدام سمجھا ہے، اب چونکہ وفاقی حکومت بار بار ٹول پلازوں کے ٹیکس میں اضافہ کر رہی ہے جو کہ عوام پر ایک اضافی بوجھ ہے اور ایم ون پہ بہت زیادہ رش ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات ٹول پلازوں پہ گاڑیوں کے رش کی وجہ سے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس میں مریض لوگ بھی شامل ہوتے ہیں، پھنس جاتے ہیں جو کہ، یہ کیا لکھا ہوا ہے ؟۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: انسانی جانوں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: انسانی جانوں کے لئے تشویش کا باعث بن جاتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ٹول پلازوں پہ داخلی اور خارجی راستوں کو پنجاب کی طرز پر وسیع کیا جائے تاکہ عوام الناس اور بالخصوص مریضوں کی گاڑیوں کو کئی کئی گھنٹوں انتظار نہ کرنا پڑے، نیز ٹول پلازوں پہ ٹیکس کی شرح میں اضافے کو فوری طور پر واپس کیا جائے تاکہ موٹروے کی اہمیت عوام الناس کے لئے مفید اور سود مند رہے۔

جناب سپیکر صاحب ! اس میں ایک چھوٹی سی بات Add کرنا چاہتی ہوں کہ آپ کے توسط سے ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ وہ ان ٹول پلازوں پہ جو ہم لوگ ٹیکس دیتے ہیں، کیا یہ جو ہیں اس سے مستثنیٰ ہیں یا نہیں، پہلے یہ قرارداد آپ پاس کرلیں پھر اگر اس پہ آپ کی رولنگ آجائے تو مہربانی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

ایک رپورٹ پیش کرتے ہے، اس کے بعد میں اکبر ایوب صاحب کو موقع دیتا ہوں، مفتی فضل غفور پلیز۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ مال کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

<u>Molana Mufti Fazal Ghafoor</u>: Thank you Janab Speaker. I, beg to move that under sub- rule (1)of rule 185 of Provincial Assembly of

Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, the time for presentation of report of the Standing Committee No.22 on Revenue Department, may be extended till date and I may be allowed to present the report in this House.

Mr. Speaker: The motion before the House that extension in period may be granted to present report of the Committee in the HouseThose who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted, Mufti Fazal Ghafoor.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مال کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Molana Mufti Fazal Ghafoor: Thank you Mr. Speaker, I beg to present the report of Standing Committee No. 22 on Revenue Department, in this House.

Mr. Speaker: It stands presented.

جی اکبر ایوب صاحب، یہ ختم ہو گیا ہے، اچھا ایک منٹ، ایک منٹ۔ آئٹم نمبر 18۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ مال کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Molana Mufti Fazal Ghafoor: I beg to move that report of standing committee No. 22 on Revenue may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that report of the Committee may be adopted? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب پلیز۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں سارے ہاؤس کی توجہ ایک اس واقعے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو چند روز پہلے اس ہاؤس پہ ایک Attack کیا گیا ہے اور جناب سپیکر پورے اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہر ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے جناب سپیکر! you being the Custodian of this House میں اس ہاؤس کی طرف سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ان

لوگوں کے خلاف کیا ایکشن ہوا جناب سپیکر، آج وہ باہر جھنڈے لگا رہے ہیں، کل اس ہال کے اندر جناب سپیکر! جھنڈے لگائیں گے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی ہاں، راجہ فیصل زمان۔

راجہ فیصل زمان: آنریبل سپیکر صاحب جس طرح میرے بھائی نے کہا، یہ وہ جگہ ہے جس کا ہم سب احترام کرتے ہیں لیکن سر! جو سیاست پچھلے تین سال سے ہو رہی ہے، ایسی سیاست میں نے پاکستان میں پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ سر، دیکھیں جو لیڈر جو کچھ کرتا ہے اس کے اثرات آگے جاتے ہیں، جو کچھ ہوا اسمبلی کے باہر ہم اس کو Condemn کرتے ہیں، یہ اسمبلی ہم سب کی ایک عزت ہے، جس نے بھی کیا چاہے ہمارے پارٹی ورکر نے کیا، جس نے بھی کیا ہے، اس کو ہم Condemn کرتے ہیں لیکن سر، اس سے پہلے لوگوں نے اسمبلی کے گیٹوں کو توڑا، لوگوں نے سپریم کورٹ کے اوپر اپنی شلوار قمیص رکھ کر، ان کو سوکھاتے تھے، پی ٹی وی پہ قبضہ کیا گیا، ہم نے بھی ان کو یہ تعلیم دی ہے، ہم نے بھی ان کو یہ راستے دکھائے ہیں، سر، بخدا سر ہم جو کام کریں گے ہمارے لوگ اس کام کو دیکھ کے اسی غلط کام کی طرف راغب ہوں گے، اب ہم ایک نیا کام کرنے جا رہے ہیں، یا خدایا، اللہ خیر ہی کرے، میں تو سب کو یہ کہوں گا کہ ہمیں اپنے صوبے کی طرف Concentrate کرنا چاہئے، ہمیں اپنے صوبے کے اندر جتنے معاملات ہیں ہمیں Concentrate کرنا چاہئے، ہم اپنی پارٹی Defend کو نہیں کرتے، میری پارٹی کا کوئی ورکر ہے، اس نے غلطی کی ہے اس کو سزا ملنی چاہئے، ان لوگوں میں سے کتنے لوگوں کو سزا ملی جنہوں نے پرائم منسٹر کا گیٹ توڑا، جنہوں نے جا کے پی ٹی وی پہ قبضہ کیا، جنہوں نے سپریم کورٹ کے گیٹ پر جا کر تین مہینے تک دھاوا بولا، ان میں سے کتنے لوگوں کو سزا ملی۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب!

راجہ فیصل زمان: سپیکر صاحب، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ہمارا گھر ہے، اس گھر پہ جس نے Violation کی ہے ہم اسے Disown کرتے ہیں جس طرح پی ٹی آئی Disown کرتی ہے کہ ہمارا پی ٹی وی کے اندر کوئی نہیں گیا، میں بھی اسی طرح Disown کرتا ہوں ہمارا بندہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک، اس کے بعد شاہ فرمان خان۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ میرے خیال میں آخر میں ایک ایسے Topic پہ ڈسکشن شروع ہو گئی ہے، میں حکومت سے بھی اور مسلم لیگ کے جو ہمارے ممبران ہیں، ان سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ ایسا نہ ہو کہ باہر جو کچھ ہو رہا ہے ذرا تحمل سے ایک دوسرے کو میرے خیال میں سنا جائے تو بہتر رہے گا۔ بالکل سپیکر صاحب! جس طرح میرے بھائی نے کہا اس دن جو کچھ ہوا، یہ اچھا نہیں ہوا، یعنی لوگ احتجاج کرتے ہیں اور احتجاج مظاہرے ہ تمام سیاسی جماعتوں اور مذہبی جماعتوں کا ایک جمہوری حق ہے، احتجاج ہونا چاہئے، ایک مہذب طریقے سے ہونا چاہئے، باشعور طریقے سے ہونا چاہئے، اسمبلی گیٹ پہ بالکل میں نے بھی دیکھا تھا کہ کچھ لوگ آ کے انہوں نے جھنڈے لگائے، ایک پولیٹیکل پارٹی کے وہ جھنڈے لگا رہے تھے، یہ غلط روایت ہے لیکن جس طرف اشارہ ہوا میرے خیال میں ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ جو کلچر سیاست میں پاکستان میں جو کلچر جو Develop ہو رہا ہے اور بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ پاکستان کی دو بڑی سیاسی جماعتیں وہ ایک دوسرے کو وارننگ دے رہی ہیں، عمل کا ردعمل ہم سارے دیکھ رہے ہیں کہ یہ ہو رہا ہے، ہم تو یہی ریکویسٹ کرتے ہیں دونوں بڑی سیاسی جماعتوں کو کہ ان کو اسمبلی فلور پہ یا باہر جس طرح سیاسی جماعتیں جلسے کرتی ہیں، ان کو کرنا چاہئے لیکن یہ جو ماحول بن رہا ہے، یہ ملک کے مفاد میں نہیں ہے، اور یہ جمہوریت کے مفاد میں بھی نہیں ہے میرے خیال میں ہم سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری ادارے اتنے مضبوط نہیں ہیں، لہذا تمام سیاسی جماعتوں کے سربراہوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، ان کو تمام قوم کے لئے گائیڈ لائن دینا چاہئے، اب ہم ٹی وی پہ اور فیس بک پہ سوشل میڈیا پہ دیکھ رہے ہیں کہ ایک طرف سے بھی ڈنڈا فورس تیار ہو رہی ہے، کیا پاکستان کے باشندے ان دونوں رہنماؤں سے ان دونوں سیاسی جماعتوں سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کل خدانخواستہ خدانخواستہ ہزاروں کی تعداد میں ایک جماعت کے لوگ نکلیں گے، ان کے مقابلے میں ہزاروں کی تعداد میں دوسری جماعت کے لوگ نکلیں گے، آیا وہ ہزاروں کی تعداد میں کارکنان مختلف سیاسی جماعتوں کے ان کے کنٹرول میں ہیں، کیا بنے گا؟ لہذا ہمیں سوچنا چاہئے، اسی اسمبلی کے باہر جو کچھ ہوا ہے بالکل یہ ان کا حق تھا لیکن اسمبلی گیٹ پہ آ کے ایک سیاسی جماعت کا جھنڈا لہرانا میرے خیال میں اس کی کوئی بھی حمایت نہیں کر سکتا، لہذا اسی بات کو میں ریکویسٹ کروں گا حکومت کو بھی، یہ سب کی اسمبلی ہے، اگر حکومت کی طرف سے یہ پوائنٹ اٹھا ہے

تو یہ ہم سب کی ذمہ داری بھی ہے اور یہ ہم سب کا ہاؤس ہے، لہذا میں مسلم لیگ کے بھائیوں اور ساتھیوں سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ آئندہ اس طرح کی غلطی نہیں ہونی چاہئے اور یہ جو چیز ایک آگ ادھر لگی ہے ،یہ بڑی خطرناک صورتحال بنتی جارہی ہے، یہ بہت بڑی خطرناک، اور دیکھیں ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ اگر کوئی رائے ونڈ کا نام لیتا ہے تو رائے ونڈ ایک علاقہ ہے لیکن رائے ونڈ کس کے لئے مشہور ہے، وزیر اعظم صاحب وہاں پہ رہ رہے ہیں، اب بنی گالہ کا اگر کوئی نام لیتا ہے تو بنی گالہ بہت بڑا علاقہ ہے لیکن بنی گالہ اگر مشہور ہے تو وہ وہاں ماشاءاللہ تحریک انصاف کے جو قائد محترم عمران خان صاحب جو ہیں، وہ وہاں پہ رہائش پذیر ہیں، تو یہ اعلان کرنا، کل کو اگر مسلم لیگ کی طرف سے یہ اعلان ہو جائے کہ ہم بنی گالہ کی طرف جائیں گے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ بنی گالہ میں جو لوگ مقیم ہیں ان کی طرف جائیں گے، یہ Directly ایک پیغام ہے کہ عمران خان کی طرف لوگ جائیں گے۔ اسی طرح ہم یہیں اسی صوبے کے اسی فورم سے دونوں بڑی سیاسی جماعتوں کو یہی درخواست کرتے ہیں اور جو ہمارا صوبہ ہے، آج یہ اجلاس شروع ہوا تو میرا خیال تھا کہ میں یہ پوائنٹ Raise کرلوں کہ مردان میں جو واقعہ ہوا تھا، یہ عید کے دن جمعہ کے دن جمعہ کی نماز میں مسجد میں مہمند ایجنسی میں جو واقعہ ہوا، یہاں پہ لوگ لاشیں اٹھا اٹھا کے تھک گئے ہیں، یہاں پہ لوگ جنازے کر کر کے تھک گئے ہیں، یہاں پہ لوگ اپنے شہیدوں کو یاد کر کر کے تھک گئے ہیں۔ اور پاکستان کی بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ دو بڑی سیاسی جماعتیں، ان کی ترجیحات میں، جس آگ میں ہم جل رہے ہیں، وہ مسئلہ، وہ مشکل ان کی ترجیحات میں شامل نہیں ہے، لہذا سپیکر صاحب ! حکومت کو بھی تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور مسلم لیگی ساتھیوں کو بھی تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت اورکزئی، آپ فائنل میں وائنڈ اپ کرلیں گے، آپ دو منٹ نگہت کو دے دیں، آپ بات کرلیں گے نا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، مجھے سمجھ نہیں آتی ہے جب بھی میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرتی ہوں تو شاہ فرمان صاحب کو کچھ ایسے ایشوز آجاتے ہیں، ایک تو بل پاس ہو جاتا ہے، بل اتنی مشکل سے پاس ہوتا ہے اس کے بعد وہ آکے دوسروں کو، نہیں وہ تو Technique ہوتی ہے نا کہ جس طریقے سے پاس ہوتا ہے

،ابھی اس کو چاہئے کہ میری شاگردی کریں (مداخلت) جب چاہے کہ یہ کھڑا ہو جاتا ہے، مجھے بھی بات کرنی ہے، آپ پہلے بات کرلیں، میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پہ بعد میں بات کرلوں گی۔

جناب سپیکر صاحب! شکریہ آپ کا، جس موضوع پہ بات ہو رہی تھی، میں اسی موضوع پہ دو منٹ بات کروں گی۔ جناب سپیکر صاحب! جو ہوا اسمبلی کے گیٹ پہ، ہم لوگوں نے بھی سوشل میڈیا پہ دیکھا، ٹی وی پہ دیکھا اور ہمارے ایم پی ایز صاحب اس میں موجود نہیں تھے، لیکن ان لوگوں کی پارٹی کے کچھ لوگ موجود تھے۔ میں ان سے Humbly یہی ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ وزیر اعلی ہاؤس یا اسمبلی جو ہے یہ کسی ایک پارٹی کی نہیں ہوتی ہے، یہ وزیر اعلی بھی ظاہر ہے کہ الیکشن کے تھرو آتا ہے تو پھر وہ وزیر اعلی ہاؤس جو ہوتا ہے وہ بھی سرکاری ہوتا ہے، تو اس پہ جھنڈا لہرانے سے بہتر ہے کہ یہ پارٹی، لیکن اس پارٹی کے اس ایکشن کے پیچھے بھی ایک رد عمل تھا، یہ کسی ایسی بات کا رد عمل تھا، کہ جب رائے ونڈ جانے کی بات ہوئی تو جناب سپیکر صاحب! ہم اس ہاؤس میں یہ تین کروڑ لوگوں کی نمائندوں کا ایک جرگہ ہے جس میں پی ٹی آئی، پاکستان پیپلز پارٹی، اے این پی، جے یو آئی (ف)، قومی وطن پارٹی اور اس کے علاوہ پاکستان مسلم لیگ (ن) موجود ہیں، یہ کسی ایک جماعت کی، نہ تو یہ پی ٹی آئی کی اسمبلی ہے اور نہ ہی یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی اسمبلی ہے، یہ تمام جو ہم سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ہم سب لوگوں کی اسمبلی ہے جو کہ نمائندگی کرتے ہیں تین کروڑ لوگوں کی، اور جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ کسی بھی جماعت نے چاہے وہ پی ٹی آئی ہے یا چاہے وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) ہے، اگر انہوں نے جھنڈے گاڑھے ہیں تو یہ اس اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس کے لئے میں چاہوں گی کہ جناب سپیکر صاحب! دو بڑی پارٹیوں کو ریکویسٹ کروں گی کہ خدا کے لئے آپس میں ایک دوسرے کے مدمقابل آنے کی بجائے Politics کے ذریعے جمہوریت کو مضبوط کریں، بجائے اس کے کہ اگر ایک کہتا ہے کہ ہم لوگوں نے جانا ہے رائے ونڈ اور دوسرا کہے کہ بنی گالہ، تو ہم دونوں باتوں کی مذمت کرتے ہیں کیونکہ جمہوریت کو ہم لوگوں نے ہی مضبوط کرنا ہے اور ہم لوگوں نے ہی اس جمہوریت کو آگے لے کر چلنا ہے۔ بجائے اس کے کہ تصادم ہو آپ ایک دوسرے کے اگر پاکستان مسلم لیگ (ن) ہے تو وہ Positive issue پہ بات کرے، اگر پی ٹی آئی ہے وہ Positive issue پہ بات کرے، میرا خیال ہے کہ اس وقت ہمیں Positive issues پہ بات کرنی ہوگی اور ہم نے اپنے صوبے

کو آگے لے جانا ہو گا، بجائے اس کے کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس پہ یا اسمبلی پہ جھنڈے گاڑھنے کی بات کی جائے، میں اس چیز کی مذمت کرتی ہوں اور میں اس بات کی بھی مذمت کرتی ہوں کہ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ ہم نے رائے ونڈ جانا ہے، مارچ کرنا ہے، سر! اس سے تصادم پیدا ہو گا۔ اس سے اور کچھ بھی نہیں ہو گا، اگر آپ نے Politics کرنی ہے تو آپ اپنے آپ کو Prove کریں جلسوں کے ذریعے، آپ ان کی جو Negative باتیں ہیں، ان کو آپ منظر عام پر لے کر آئیں جو Negative ان کے ایشوز ہیں جن پہ وہ چل رہے ہیں، ان کو سامنے لیکر آئیں، بجائے اس کے کہ رائیونڈ مارچ کیا جائے اور بجائے اس کے کہ بنی گالہ یا وزیر اعلیٰ ہاوس مارچ کیا جائے اور یا بجائے اس کے کہ یہاں پر اسمبلی پہ آ کر جھنڈے گاڑھے جائیں، یہ اس اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے جس میں شک و شبے کی گنجائش نہیں ہے اور اس میں میرا خیال ہے کہ کوئی بھی ایم پی اے یہ حرکت نہیں کر سکتا لیکن ان کے کچھ Followers جو ہیں وہ ظاہر ہے اس بات کی انہوں نے کیا ہے جس کی میں مذمت کرتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: شاہ فرمان خان۔

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)</u>: شکریہ جناب سپیکر، مجھے اس لئے بھی یہ ضروری ہے کہ میں ہاؤس کو بتاؤں کہ چیزیں Politicize کرنے سے پہلے پاکستان تحریک انصاف کے مؤقف اور جو Political activities ہیں اس کے بارے میں ہاؤس کو بتاوں اور بڑا ضروری ہے کہ آنریبل ممبر نے جو Concern show کیا ہے، میں ہاؤس کو اعتماد میں بھی لے لوں۔ کوئی بھی Activity ہو جناب سپیکر! کوئی بھی Activity ہو جناب سپیکر! یہ آئین اور قانون کے دائرے کے اندر ہو، اگر آپ کو آئین Allow کرتا ہے، اگر کوئی چیز آپ کے Fundamental rights کے اندر آتی ہو تو اس کے اوپر آپ عمل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے میں آپ کو بتاوں کہ رائیونڈ ایک پورا شہر ہے اور پاکستان تحریک انصاف نے جو جلسہ گاہ منتخب کیا ہے، وہ پرائم منسٹر ہاؤس سے پانچ کلو میٹر دور ہے، پانچ کلو میٹر دور ہے نمبر ون۔ نمبر ٹو، میڈم! یہ غلط نہیں ہے اور اگر آپ کو غلط آتی ہے تو آپ اس فلور کے اوپر ثابت کر دیں کہ غلط ہے۔ نمبر، ایک پارٹی کا چیئرمین بار بار Explanation دیتا ہے کہ ہم نے کسی کے گھر نہیں جانا، مجھے ایک پارٹی کا لیڈر بتائے کہ جو اس نے خود Explanation دی ہو کہ ہم کسی کے گھر نہیں جا رہے ہیں، دس دفعہ عمران خان

نے میڈیا کے اوپر کہا کہ ہم کسی کے گھر نہیں جا رہے، یہ بات لوگوں کو کیوں واضح نہیں ہو رہی؟ بابک صاحب نے کہا کہ رائیونڈ مشہور ہے پرائم منسٹر ہاؤس کے لئے، میں کہتا ہوں رائیونڈ مشہور ہے سب سے بڑے اجتماع، تبلیغی اجتماع کے لئے مشہور ہے (تالیاں) اور ایک جگہ پر جتنا بڑا اجتماع ہو سکتا ہے، وہاں پر بہت بڑا جلسہ بھی ہو سکتا ہے، وہاں پر جگہ Available ہے لیکن میں ایک بات بتاؤں کل اگر اے این پی کی حکومت ہو اور اے این پی سے کوئی ناراض ہو تو وہ چارسدہ میں جلسہ نہیں کر سکتا، چارسدہ جانا گناہ ہو جائے گا ؟ کیا آئین منع کرتا ہے؟ جناب سپیکر! دو باتیں ہیں ایک انسان کا ذاتی گھر ہوتا ہے، ایک پرائم منسٹر ہاؤس ہوتا ہے، اگر کسی آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے اگر کوئی گھر آئینی طور پر پرائم منسٹر ہاؤس ہے، میں پھر سے کہتا ہوں کہ ہمیں ادھر نہ جا رہے ہیں نہ اس کے قریب جا رہے ہیں لیکن آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر گھر کے اوپر ٹیکس کا پیسہ خرچ ہو رہا ہو۔۔۔

(عصر کی اذان)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! پوری دنیا میں۔۔۔

راجہ فیصل زمان: آواز نہیں آ رہی ہے، مائیک آن کریں آپ، پلیز۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس مائیک کی ضرورت ہی نہیں ہے، میری آواز اس ہاؤس تک پہنچ جاتی ہے، مجھے سپیکر کی ضرورت نہیں، اس کو آپ بند کر دیں آپ سسٹم کو بند کر دیں، off کر دیں سسٹم کو، جناب سپیکر! اگر کسی کے گھر کے اوپر لوگوں کا پیسہ خرچ ہو رہا ہو اور وہ Officially پرائم منسٹر ہاؤس ڈکلیئر ہو، یہ بتاتے ہوئے کہ ہم نے ادھر نہیں جانا اور یہ بتاتے ہوئے کہ ہم نے قانون کے دائر میں رہتے ہوئے احتجاج کرنا ہے، لیکن میں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ سرکاری پرائم منسٹر ہاؤس جہاں نواز شریف کے گھر کے سامنے، شاید کرتے ہیں میں Quate نہیں کرنا چاہتا، مظاہرہ جائز نہیں ہے لیکن پرائم منسٹر ہاؤس کے سامنے مظاہرہ جائز ہے لیکن میں پھر سے کہتا ہوں کہ ہم ادھر نہیں جا رہے۔ جناب سپیکر! اس کی نوبت کیوں آئی؟ پہلے جو دھرنا تھا ہمارے اوپر یہ Criticism آئی کہ آپ پارلیمنٹ کے اندر فیصلہ کریں، پارلیمنٹ کے باہر باتیں نہ کریں، دھرنے نہ دیں، آج میں ان اپوزیشن کے بھائیوں سے پوچھتا ہوں، بابک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میڈم بیٹھی ہوئی ہیں، اپوزیشن کے تمام ان پارلیمانی لیڈرز سے میں پوچھتا

ہوں کہ ToRپر آپ کیوں Agree نہیں ہوئے, آپ بتادیں کہ ToRپر آپ متفق کیوں نہ ہوئے، آپ کدھر تھے ؟ایک ToR حکومت نے بنا کر سپریم کورٹ بھجواتی ہے، سپریم کورٹ نے اس کو واپس کیا کہ یہ کوئیToR نہیں ہو سکتا۔ اگر احتساب ہو بھی نہیں رہا، جناب سپیکر! پوری دنیا کے ادھر ہوا ہے کہ جس جس کے نام آئے ہیں، اب حکومتیں وہ پیپرز پیسے دے کر خرید رہی ہیں کہ پتہ چلے کہ ہمارے ملک کے اندر کس نے Tax remission کی ہے، اب ادارے بھی کام نہ کریں، اسمبلی کے اندر پانچ مہینے تک ڈائیلاگ ہو، کوئی اس کا ریزلٹ بھی نہ آئے، پوری اپوزیشن ایک سائڈ پہ ہو، ایک پارٹی حکومتی دوسری سائڈ پر ہو، وہ نہ مانوں کی پالیسی کے اوپر عمل پیرا ہو، آئین ہمیں Protest کرنے کی اجازت بھی دے، وہ بھی ہمیں کوئی نہ کرنے دے، کیا علاج ہو گا؟ یہ ہاؤس تو سب پارٹیوں کا ہے، اس ہاؤس کا اپنا ایک استحاق ہے، میں آپ کو بتاؤں کہ پہلی دفعہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ممبر آف پارلیمنٹ کو ڈنڈوں پر نواز شریف نچواتے ہیں، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر! کہ اس ملک کے اندر تمام پولیٹیکل پارٹیز کے ورکرز نے قربانی دی ہے، ساری پولٹیکل پارٹیز کے ورکرز نے قربانی دی ہے، اگر ہم آئین کو Violate کریں، اگر ہم غلط کام کریں، میں پاکستان تحریک انصاف سے یہ چیلنج کرتا ہوں کہ ہمارا ورکر کسی بھی ایم این اے کے اوپر ہاتھ نہیں اٹھائے گا لیکن میری خواہش ہے کہ * + + + + + + + + کے درمیان ہوتا کہ پتہ تو چلے، ہر دفعہ ورکروں کو پکڑا جاتا ہے، اگر ہم غلط کام کر رہے ہیں تو بالکل ہمیں روکیں، یہ کہتے ہوئے کہ ہم آئین اور اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے Protest کریں گے (تالیاں) لیکن جناب سپیکر! کیا ہم نے بات کی ہے لیکن میں آج آپ کو بتانا چاہتا ہوں، پی ٹی آئی کے چیئرمین عمران خان واحد بندے ہیں جو بار بار ٹی وی انٹرویو پر بتاتے ہیں کہ ہم نے ادھر نہیں جانا۔ جناب سپیکر! یہ اس ہاؤس کے ساتھ جو کچھ ہوا، یہ اس ہاؤس کے ساتھ بہت زیادتی ہے۔ شکریہ۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: حذف کرتے ہیں یہ دو الفاظ، یہ دو الفاظ میں حذف کرتا ہوں * + + + + + + + + +، اس کو میں حذف کرتا ہوں۔ جی عنایت خان پلیز۔ (وزیر اعلیٰ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے) آپ سر آخر میں بات کر لیں گے۔

جناب عنایت اللہ (سینئیر وزیر بلدیات و دیہی ترقی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ اسمبلی کے اوپر ایک پولیٹکل پارٹی کے جھنڈے کے گاڑھنے کی بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی نامناسب اقدام ہے اور یہ ہاؤس جو ہے Collective property ہے نہ صرف تمام پولیٹیکل پارٹیز کی بلکہ یہ Collective property ہے اس صوبے کے دو کروڑ سے زیادہ عوام کی Collective property ہے اور اس ہاؤس کی ایک ہسٹری ہے، ایک Historical legacy ہے اور اس کی اپنی ایک تاریخ ہے، میں سمجھتا ہوں ایک Unique کام ہوا ہے اس صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اور ہم توقع رکھیں گے سیاسی جماعتوں سے کہ اس قسم کی نامناسب کارروائی مستقبل کے اندر Repeat نہیں ہو گی۔ تو باقی شاہ فرمان صاحب نے بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ Constitution تمام پولیٹکل پارٹیز کو پرامن Protest کی اجازت دے دیتا ہے اور ڈیمور کریسی کے اندر Protest کوئی انہونی بات نہیں ہوتی ہے، Protest ہوتے رہتے ہیں ڈیموکریسیز کے اندر اور آئین بھی یہ ان کو حق دے دیتا ہے پرامن احتجاج کا، اگر پی ٹی آئی کس گھر کے اوپر حملہ کرتی ہے تو یہ پی ٹی آئی کا Right نہیں ہے لیکن جب وہ پکار پکار کہ کہہ رہی ہے کہ ہم آپ کے گھر سے پانچ کلومیٹر دور ایک پرامن احتجاج کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) جو ہے وہ وفاق کے اندر اور پنجاب کے اندر حکومت میں ہے اور ان کو Magnanimity کا مظاہر کرنا چاہیئے، ان کو بڑے پن کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اور سیاسی جماعتوں کے اندر اگر ایک پرامن احتجاج ہو جاتا ہے تو یہ پولیٹکل پارٹی کا Right ہے اور میں سمجھتا ہوں مسلم لیگ (ن) بھی احتجاج کرے، وہ بھی اگر سمجھتے ہیں کیونکہ یہ غلط کام ہو رہا ہے تو اس کے خلاف احتجاج کرے، اس لئے یہ جو Confrontation کی فضاء اس وقت اس احتجاج کے نتیجے میں ملک کے اندر بنی ہے، یہ آپ کے سیاسی نظام کے لئے کوئی نیک شگون نہیں ہے۔ جب آپ کا Constitution ان کو Right دے دیتا ہے کہ اب وہ جا کر کریں، اپنا احتجاج ریکارڈ کریں، پرامن طریقے سے کریں، اگر وہ لاء کو ہاتھ میں لے لیتے ہیں تو پھر قانون آپ کے ہاتھ میں، پولیس آپ کے ساتھ

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے Controversial نہیں بنانا چاہیئے اور یہ اس ملک کی سیاست کے لئے کوئی نیک شگون بات نہیں ہے اور ہر پولیٹیکل پارٹی کا احتجاج حق ہے، پرامن احتجاج حق ہے، کسی پولیٹکل پارٹی کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ ڈنڈا ہاتھ میں لیکر کسی کے احتجاج کو رکوائے اور کسی دوسری پولیٹیکل پارٹیکل پارٹی کا بھی یہ Right نہیں ہے کہ وہ جا کر کسی کے اوپر حملہ کرے، اگر وہ پکار پکار کر کے، اعلان کر کے کہہ رہی ہے کہ ہم پرامن کرنا چاہتے ہیں تو They should be taken by the worst ان کا Respect کرنا چاہیئے، ان کا جو آئینی حق ہے Democratic right ہے اس کا احترام کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جناب پرویز خٹک صاحب، چیف منسٹر پرویز خٹک صاحب۔

جناب وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں اس بات کو شارٹ بھی کرتے ہیں، یہ کوئی گپ شپ والی بات نہیں ہے، بہت سیریس مسئلہ ہے اور سب کو سیریس لینا چاہیئے اور پھر ہمارا ایم پی اے لوگوں کو لیکر آتا ہے اور جھنڈے گیٹ پہ لگواتا ہے تو یہ اس سے آگے اور بھی Serious ہو جاتا ہے کہ اپنے گھر پہ خود ہی حملہ کر دو۔ اس پہ سوچنا پڑے گا کہ یہ اس کا کیا کیا جائے؟ یہاں پر میں ٹی وی دیکھتا ہوں اور آج ہماری اسمبلی ٹی وی بن گئی کہ اینکر بیٹھے ہوئے ہوں اور آپس میں لڑوا رہے ہیں، بات یہ ہے کہ جب کوئی بات کرتا ہے کہ یار تم نے یہ چوری کی، تم نے یہ غلط کام کیا، وہ کہتا ہے کہ نہیں تم نے بھی چوری کی، اس کا یہ مطلب ہوا کہ اس نے تو مان لیا ہاں میں چور ہوں لیکن تم بھی چور ہو، تو مطلب یہ ہے، اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ ادھر ہوا اور آپ شروع ہو گئے دھرنوں، آپ شروع ہو گئے، اس کا مطلب ہے کہ آپ مان گئے ہیں کہ ہاں ہم نے کیا لیکن تم بھی اس طرح کر رہے ہو، تو ہم جو کر رہے ہیں ہم اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں، ہم Explain بھی کرتے ہیں، کبھی ہم نے ایسا غیر قانونی کام نہیں کیا تو میں سپیکر صاحب! اگر اس اسمبلی کو آپ سب مقدس سمجھتے ہیں جو میں بار بار سنتا رہا ہوں، تیس سال سے میرے کان تھک گئے ہیں کہ بڑا مقدس ادارہ ہے اور مقدس ادارے کو خود ہی ذلیل کر دو اور پھر بیٹھ کر اس کا مذاق بنا دو اور کہیں جی کہ یہ

Condemn کر دیں، اس طرح کام نہیں چلتے، ملک میں سسٹم ادارے اس طرح نہیں ٹھیک ہوتے کہ ہر چیز کو Light لیا جائے اور دوسرے پہ الزام لگایا جائے، ہمیں Explanation دی جائے، اسمبلی کے گیٹ کے اوپر کیوں کسی پارٹی کا جھنڈا With photograph لگایا گیا، یہ کیوں لگایا گیا اور اگر آپ اپنے اس ادارے کے لئے کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں تو مجھے بڑا افسوس ہو گا، اس میں انکوائری ہونی چاہیئے، جس نے جو کچھ کیا اس سے پوچھا جائے، اس کو سزا دی جائے تب جا کر یہ مقدس بنے گا اور اگر سب کا خیال ہے کہ یہ گپ شپ کے لئے بنا ہے تو میرے خیال میں ہم وقت ضائع کر رہے ہیں، کل کوئی اور پارٹی آ کر جھنڈا لگا دے گی پھر کیا کرو گے ؟ پھر اسی طرح ہی بیٹھے رہیں، تماشہ دیکھتے رہیں گے۔ کل ہمارے لوگ نکل آئیں گے ، پنجاب میں کچھ کر لیں گے، اسمبلی کی بے عزتی کر لیں گے تو کیا ہم کہیں گے یار تم نے بھی کیا تھا، ہم نے بھی کر دیا، تو اس کے لئے آپ کو سیریس ہونا پڑے گا، اور سیریس ایکشن لینا پڑے گا، میری تو تجویز ہے Otherwise پھر کوئی نہ اٹھے اور اسمبلی کو مقدس کہے، یہ میں آپ کو تجویز دے رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں نے باقاعدہ ایک لیٹر بھیجا ہے آئی جی پی کو اور اس میں میں نے Categorically کہا ہے کہ اس کی انکوائری ہو جو اس میں ملوث ہوں ان کے خلاف قانونی کارروائی، میں آئی جی صاحب سے کہتا ہوں کہ Within one week مجھے رپورٹ کریں کہ جو بھی اس میں ذمہ دار ہیں، اس کے خلاف جو ہے ناں قانون کے شکنجے میں آجائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اجلاس کل تین بجے تک کے لئے Adjourn کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بروز منگل مورخہ 20 ستمبر 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)